یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن وزہ بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار مع محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

خریدارانِ ممالک بیرون سے ۱۰ شلنگ ۵ شلنگ

عام سے .. .. .. ۷ ۔ ۔ ۴ ۔ ۔

طلباء اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ۴ ۔ ۔ ۲ ۔ ۔

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا

نمونہ کا پرچہ آدہ آنے کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائینگی۔

ترسیل نرخ

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

وکیل

بسم اللہ وبہ نعم الوکیل

THE VAKIL AMRITSAR

ایڈیٹر منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت۔

ربیع الآخر ۱۳۱۸ ہجری بتاریخ ۵ اگست ۱۹۰۰ عیسوی یوم دوشنبہ جلد ۲ نمبر ۳۲

وکیل سے سیل

امرتسر مطبوعہ ۱۱ رجب ۱۳۱۸ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۰۰ء عیسوی یوم دوشنبہ جلد ۲ نمبر ۳۲

اسلامی اتحاد ثلاثہ

ہم اپنے پچھلے پرچہ میں حضرت مظفر الدین شاہ دارائے ایران کی ملاقات کا حال جو حضرت ممدوح نے قسطنطنیہ میں امیر المومنین سے فرمائی بتفصیل شایع کر چکے ہیں جسکا کسیقدر باقی حال اس پرچہ میں بھی درج کیا گیا ہے ہمیں اس مبارک قران السعدین کو فقط سرسری نظر سے دیکھنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اسکے لازمی نتایج پر بھی بحیثیت ایک مسلمان اخبار نویس کے ہمارا فرض ہے کہ اپنی بساط کے مطابق کوئی نہ کوئی رائے قایم کریں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس اتحاد و اتفاق سے جو ان دو عظیم الشان سلطنتوں کے فرمانفرماؤں میں ظاہر ہوا اسلامی دنیا کو بہت کچھ فواید کی امید ہو سکتی ہے اور ان برکات کا زیادہ تر حصہ حضرت شاہ ایران کا حق ہے جنہوں نے اس مہر سکوت کو توڑا جو مدت مدید سے لگی ہوئی تھی اور جس سے ان نامور اسلامی دولتوں کے مابین ایک گونہ حجاب واقع ہو گیا تھا اگرچہ ایسا اور زمانہ کے سبب سے سنی اور شیعوں کے وہ پرانے تفرقے اور فروعی اختلافات پر ہو جیہہ خونریزیاں معدوم ہو چکی ہیں اور متواتر معرکوں اور فسادوں سے دونوں جماعتوں کو کافی سبق مل چکا ہے کہ ان تنازعات سے سوائے اسکے اور کوئی فایدہ متصور نہیں کہ دونوں طرف سے اہل قبلہ کی گردنیں بیوجہ کاٹی جائیں۔ اور معناً اسلام کی شاندار عمارت میں (جو اسکے متبرک اور مقدس بانی اور اسکے مستعد اور رشید شاگردوں نے کمال نیک نیتی سے قایم کی) تزلزل واقع ہو مگر پھر بھی پرانے فیشن کی وضعداری یا یوں کہیں کہ مشرقی تکلفات اس قسم کی بے تکلف رسم رہ سے مانع تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ ہر ایک بادشاہ بجائے خود دوسرے کی سلطنت میں مہمان بنکر جانے کو اپنے لئے تہتک یا کسر شان کا موجب سمجھتا تھا۔ اگرچہ ناصر الدین شاہ مرحوم ۱۲۸۹ھ میں سلطان عبد الحمید کے عہد میں دار السعادت میں تشریف لیگئے تھے اور اس اعتبار سے شاہ حال نے اپنے پدر بزرگوار کی سنت سنیہ کو ادا کیا۔ مگر جس تپاک اور گرمجوشی سے شاہ حال نے خلافت پناہی سے ملاقات کی۔ اور جس سچی اور دلی محبت سے خلافت پناہی نے شاہ ممدوح کا استقبال اور لوازم مہمانداری ادا کئے۔ ان میں اور اسمیں کوسوں کا فرق ہے۔ علاوہ بریں دونوں فرمانرواؤں کے موجودہ حالات اور ضروریات بھی اسی امر کے مقتضی تھے کہ یہ ملاقات ایک محض سرسری دید و ادید کا درجہ نہ رکھے ہم بڑی وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ پرانی وضع کے مشیروں اور دقیانوسی حکاموں نے (بشرطیکہ وہ کجکلاہ ایران کے پیچھے لگے ہوں) حضرت کو قدم قدم پر روکا ہوگا کہ آپ کی تشریف بری اور سلطان روم سے بے تکلف ملاقات میں ایرانی بدظن ہونگے اور علماء اور مجتہدین ہرگز ہرگز پسند نہ کرینگے۔ مگر شاہ ایران ایسی کچی گولیاں نہ کھیلے تھے کہ ایسی بیمعنی باتوں میں آئے وہ زمانہ کی نبض کو بخوبی پہچانتے ہیں اور اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ اب اسلام میں ہی کیا ہے جو ان لایعنی تفرقوں اور دیرک کی چاٹی ہوئی وضعداریوں سے اسکے درپہی نیست و نابود کیا جاوے۔ انہیں بخوبی علم ہے کہ اب اسلامی طاقت فقط اسی صورت میں قایم اور برقرار رہ سکتی ہے کہ کل اسلامی طاقتیں یکجا جمع ہوں اور ضرورت کے وقت ایکدوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔ اس اجتماع سے ہماری یہ غرض نہیں اور نہ ایسا ہونا ممکن الوقوع ہے کہ کل مسلمان فرمانروا خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں ہوں یکجا ہو کر غیر مسلموں کو خواہ مخواہ ستائیں۔ یہ تو شرعاً بھی ممنوع ہے اور عقل بھی ایسا کرنیکا فتوے نہیں دیتی۔ بلکہ اس اتحاد سے ہماری یہ غرض ہے کہ کل اہل قبلہ فروعات سے قطع نظر کر کے اُن مقاصد کی حفاظت اور ضیانت میں یکدل ہوں جو ہر ایک کلمہ گو کی دینی اور دنیوی ترقی کے لئے یکساں ضروری ہیں۔ یورپ کو دیکھو اور اُن کے اختلافات کو ملاحظہ کرو۔ یوں تو عیسائیوں میں بیسیوں فرقے ہیں مگر زبردست تین فرقے ہیں (۱) پروٹسٹنٹ (۲) رومن کیتھولک (۳) کلیسائے یونانی۔ ان میں سے پروٹسٹنٹوں کی زبردست طاقتیں انگلستان اور جرمنی ہیں۔ اور کلیسائے یونان کے پیرو فقط روس اور یونان میں۔ باقی ماسوا دو تین سلطنتوں کے سب کی سب رومن کیتھولک ہیں۔ اگرچہ ان کے معتقدات میں آسمان اور زمین کا فرق ہے اور کوئی مناسبت ہی نہیں بلکہ مڈل ایجز کی خونریزیاں اُن کی خصومتوں کی شاہد ہیں۔ اور یورپ میں جو قتل اور فساد ان اختلافات کے سبب سے ہوئے وہ ہر ایک تاریخ کے پڑھنے والے پر ظاہر ہیں۔ انگلستان کی ملکہ میری نے جسے قاتل میری کا خطاب آخر میں ملا۔ ہزاروں پروٹسٹنٹوں کو فقط اس جرم پر جلتی آگ میں ڈالدیا کہ وہ مذہب پروٹسٹنٹ کے پیرو ہیں۔ غرضکہ ہزاروں بلکہ لاکھوں کا خون فقط ان فروعی اختلافات کے سبب سے ہوا۔ پوپ روم کا حکم خدا کے حکم کے برابر سارے یورپ میں مانا جاتا تھا اور اسکی نافرمانی غضب الٰہی کی علامت تھی۔ تقریباً سارے یورپ کی اس زمانہ کی تاریخ ان تاب فرسا اور دردناک حادثوں سے مملو ہے۔ بڑی بڑی خاندان اور اونچے گھر محض انہی بیجا تعصبات کے سبب سے خاک میں مل گئے۔ بڑی بڑی عالیشان عمارتیں فقط اسی ضد کے سبب سے زمین کی پیوند ہو گئیں

آئے دن ملک الموت کا بازار گرم رہتا تھا۔ کوئی برس بلکہ مہینہ ایسا نہ گذرتا تھا جسمیں ان باہمی جھگڑوں کے سبب تلوار نہ چلتی ہو۔ جہاں ایک فرقے نے موقع پایا اپنے حریف کو دبایا۔ یورپ کی تہذیب اور ترقی کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ موجودہ امن اور ترقی ہزاروں بلکہ لاکھوں بیگناہوں کے خون ناحق کے بعد نصیب ہوئی۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ ان فرقوں میں اب وہ مذہبی اختلاف نہیں رہے۔ ہرگز نہیں۔ فروعات مذہبی میں وہی اختلاف بدستور چلا آتا ہے بالکل ایک دوسرے سے جداگانہ۔ اعتقادات میں ایکدوسرے سے آسمان زمین کی تفاوت۔ لیکن اب فرق ہے تو یہ کہ اب زمانہ کے تجربہ۔ حالات کے مشاہدے۔ یا یوں کہیں کہ تعلیم اور شائستگی نے یہ سمجھا دیا ہے کہ پرانی روش کا سلوک بالکل نامناسب ہے۔ آپسمیں رفق و مدارا سے کام لیتے ہیں۔ اور مذہبی اختلافات کا دائرہ بالکل عبادتخانوں اور گرجوں تک ہی محدود رہتا ہے۔ اور اس سے آگے ممکن نہیں بڑھ جاوے۔ اور غیر عیسائی کے مقابلہ میں سب یکدل ہو جاتے ہیں۔ متواتر تجربہ نے یہ امر بخوبی ذہن نشین کر دیا ہے کہ آپس کے فسادوں کا نتیجہ سوائے اپنی تباہی اور بربادی کے اور کچھ بھی نہ ہوگا۔ جب اس اصول پر چلنے لگے جو حقیقی کامیابی اور ترقی کی کنجی ہے تو ہر طرف سے اقبال اور فتحمندی نے اُن کے قدم لیے اور دنیا بھر کی حکومت کو استحقاقاً وراثت پدری سمجھنے لگے۔ اعلاء کلمۃ الحق یا دوسرے لفظوں میں اپنے مذہب کے پھیلانے کا شوق جسنے ایک زمانہ میں مسلمانوں کو دنیا کا مالک بنا دیا تھا انہیں بھی دامنگیر ہوا اور اسی بہانے پرانی پرانی مملکتوں کو جا دبایا۔ انکی اور مسلمانوں کی ملک گیری میں اتنا فرق ضرور ہے کہ مسلمان ملک گیری کو اشاعت مذہب کا ذریعہ سمجھتے تھے اور یہ اشاعت مذہب کو ملک گیری کا بہانہ سمجھتے ہیں۔ اُن کے ذہن میں یہ بات سما چکی تھی کہ جب تک ہم کسی ملک پر مسلط نہوں وہاں کے باشندوں کا مسلمان بنانا ناممکن ہے۔ یہی بات ہے کہ وہ علانیہ لڑائی کے وقت صاف دلی سے کہدیتے تھے کہ ہماری غرض اشاعت اسلام ہے۔ اور ہم فقط مسلمان بنانے آئے ہیں۔ اگر بدون جنگ یا فساد کے تم لوگ دین اسلام کو قبول کرو تو ہمارا تم سے کوئی بھی فساد نہیں۔ برخلاف اسکے یہ ظاہرا تو کہے جاتے ہیں کہ ہم فقط تہذیب اور شائستگی پھیلانے آئے ہیں۔ ملکی معاملات سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ مگر در پردہ غرض یہ ہوتی ہے کہ سلطنت پر قبضہ ہو جاوے۔ چنانچہ پہلے پہل پادریوں کا مقدس گروہ تشریف لیجاتا ہے۔ جب انہیں گئے ہوئے کچھ دن گذر جاتے ہیں تو قطع نظر اسکے اپنے مشن میں کچھ کامیابی ہو یا نہو (جیسا کہ ہم نے اپنے کسی پچھلے اخبار میں معتبر شہادتوں سے ثابت کیا تھا کہ چین میں پادریوں کو کچھ بھی کامیابی نہوئی) سلطنت کے معاملات میں دخیل ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی اپنی گورنمنٹوں کو لحظہ لحظہ کی اطلاع دیتے رہتے ہیں آخر کار جب اُن کی در پردہ کارروائیاں عوام پر کھل جاتی ہیں تو لوگ اُن سے خائف ہو جاتے ہیں اور حکام اور عمال بھی انسے پہلوتہی کرنا چاہتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس خفگی اور خوف کا اظہار اگر عوام یا عمال سلطنت کی طرف سے ظہور میں آیا تو انکی گورنمنٹ کے لئے جنگ اور فساد کی دستاویز ہو جاتی ہے۔ اور نہ صرف یہی گورنمنٹ بلکہ اور عیسائی سلطنتیں بھی مظلوم عیسائیوں کی سرپرستی اور اُن کی جان و مال کی حفاظت یا اُن کے قصاص کا حیلہ قرار دیکر یکطرح کو تیار ہو جاتی ہیں اور نتیجہ وہی ہوتا ہے جو ایک زمانہ میں سلطنت روم کا ہوا تھا۔ اور اب سلطنت چین کا ہو رہا ہے۔ ایسے موقع پر کسی خاص فرقہ کے مذہبی معتقدات کا لحاظ مطلق نہیں ہوتا۔ اگر کیتھولک پادری کو چشم زخم پہنچا تو پروٹسٹنٹ اسی گرمجوشی کے ساتھ بڑھکر حصہ لیتا ہے جسطرح خود اُس کے فرقے کے لوگ۔ اور اگر پروٹسٹنٹ کو کوئی اذیت پہنچی تو گریک چرچ کے ممبر تھوڑی دیر کے لئے اپنے باہمی اختلافات بالکل بھول جاتے ہیں اور اُسکا بدلہ اُسی جوش خون کے ساتھ لینے کو آمادہ ہو جاتے ہیں جیسے کوئی اپنے بھائی کا لے۔ حالانکہ اپنے ملک میں یا اپنی مجلس وعظ میں اُسکو حقیقی عیسائیت سے خارج بلکہ قطعی جہنمی سمجھتا ہے۔ یہ ہمدردی اور اعانت کی امید فقط انہی تین فرقوں تک محدود نہیں جنکے ہاتھ میں فی الجملہ متعدد سلطنتیں ہیں بلکہ ان بیشمار فرقوں کو بھی وہی اطمینان حاصل ہے جنہیں پولیٹیکل اقتدار یا دنیوی جاہ و جلال سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ جیسوئیٹ وغیرہ وغیرہ۔ انہیں بھی اگر خدانخواستہ کوئی آسیب پہنچے تو کوئی نہ کوئی مسیحی حکمران ضرور ہی شمشیر بکف میدان میں ھل من مبارز کا نعرہ بلند کریگا۔ یہی اتحاد اور ایک مظلوم بھائی کی آڑ کے وقت میں کام آنے کا عزم حقیقی کامیابی اور اقبالمندی کا طلسم ہے۔ اسی نے ایک زمانہ میں مسلمانوں کو خیر الامم کے معزز لقب سے متاز کیا تھا اور اسکے فقدان نے آج انہیں ننگ آباد عار سلف ثابت کیا ہے۔ تعجب ہے کہ ایک جرمن کے حق ناحق قتل ہونے سے تو سارے یورپ کی فوجیں متحرک ہوں۔ جرائموں کے مونہہ کھولدیئے جائیں ہزاروں نوجوان معرض ہلاکت میں پڑیں۔ یا یوں کہیں کہ ایک شخص کے قصاص میں ہزاروں گردنیں آمنے سامنے کٹ جائیں شہروں کے شہر اور قصبوں کے قصبے تباہ کیے جائیں ہزاروں عورتیں بیوہ اور لاکھوں بچے یتیم ہو جائیں مگر یعقوب بیگ کی ساری سلطنت انہیں چینیوں کے سفاک ہاتھوں سے غارت ہو جاوے اور اُسکی عالیشان عمارتوں اور سرسبز فلک کشیدہ محلات میں یہی چینی گدھوں کے ہل پھیر دیں مگر وہانکی مظلوم رعایا کو مونہہ سے بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ کہنے کی اجازت بھی نہو۔

اگر مسلمانوں میں کوئی سخت باقی ہوتی تو اُسیوقت ورنہ آجکل سلطان عبدالحمید خاں استحقاقاً (کیونکہ یعقوب بیگ نے سلطان کا سکہ اور خطبہ اپنی قلمرو میں جاری کیا تھا) بادشاہ ایران باعتبار اخوت اسلامی ضرور ہی معارضہ کرتے اور گورنمنٹ چین سے پوچھتے کہ تم نے کس قانون کے رو سے وہ ساری سلطنت غصب کر لی اور حقداروں کو ذلیل اور آوارہ کیا؟ اگر یہ بھی مانا جائے کہ پرانے مروڈ لکی ہڈیاں اکھیڑنا فضول ہے تاہم کیا یہ قرین قیاس نہیں کہ متعدد عیسائیوں کے لئے تو اتنے سامان ہوئے اور آئندہ ہونگے۔ مگر تین کروڑ چینی مسلمانوں کے حفظ حقوق کے لئے کیا اطمینان ہوا ہے۔ جو اس بدتہذیب ظالم مگر کمزور اور ترنوالہ گورنمنٹ کے تحت میں پڑے ہیں ؎ ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے۔

ہاں برٹش گورنمنٹ کو جو دنیا میں سب سے بڑی اسلامی طاقت ہے رحم آئے تو آئے ورنہ اُن بیچاروں کا کون سرپرست ہے؟ عیسائی پیشوایان دین نے تو اب اس انیسویں صدی میں اپنی زبردست اور طاقتور سلطنتوں کی پشت گرمی اور ظاہری سامان سے درست ہو کر کتاب مقدس ہاتھ میں لئے ہوئے کلام الٰہی کا وعظ کرنے گھر سے باہر قدم رکھا ہے مگر مسلمان آج سے صدیوں پہلے سمندر کی موج کی طرح اپنے مرکز سے بہت دور نکل گئے ہیں۔ دنیا کا کوئی طبقہ ایسا نہوگا جہاں اسلامی علم کا سفید پرچم نہ لہرایا ہو۔ اور اُسکے افراد اعلاء کلمۃ الحق کی دھن یا ملک گیری کے شوق میں محض خدا کے توکل پر منتشر نہ ہوئے ہوں اور جہاں اُن کے خلف آجکل غربت یا ذلت کے ساتھ متوطن نہوں۔ جب یہ امر مسلم ہے کہ اس جماعت کے افراد نئی اور پرانی دنیا میں متفرق طور پر موجود ہیں تو ان اوراق پریشان کی شیرازہ بندی اور انکے حقوق کی حفاظت اور وکالت بجز ظاہر عالم اسباب کے روسی لازمی ہے اور یہ شیرازہ بندی عمرو زید کا کام نہیں بلکہ ایک ایسی زبردست طاقت کا کام ہے جو مسلمانوں پر دینی۔ ذاتی۔ موروثی یا مکسوبی قدرت رکھتی ہو۔ دینی۔ موروثی اور ذاتی قدرت تو سوائے سلطان عبدالحمید شاہ مظفر الدین کے کوئی بھی نہیں رکھتا۔ اور مکسوبی قدرت ہماری مہربان ملکہ معظمہ کو ہے جو دنیا میں سب سے بڑی زبردست اسلامی طاقت ہے۔ (باقی آئندہ)

ندوۃ العلماء کا ساتواں اجلاس اب کے بمقام پٹنہ عظیم آباد ۳ر ۴ر ۵ر ۶ر نومبر سنہ ۱۹۱۰ء

کہ ہوگا ہم مجلس مذکور کے متبرک اور مقدس بانیوں اور مہتممو نکو اپنی طرف سے مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ حق تعالے اُن کی مساعی جمیلہ کو جو محض قومی اصلاح کے لئے حسبۃً للہ اُن سے ہو رہی ہیں بار ور کرے۔ اگرچہ اس مبارک کام میں بھی جسکی خوبی ہر ایک پہلو سے قابل پسندیدگی ہے بعض تنگ نظر نہ جانے کس وجہ سے حرف گیر ہوئی ہیں۔ لیکن ہمارے مقدس بزرگواروں کو اس قسم کی بیجا نکتہ چینیوں سے بالکل بیدل ہونا چاہیئے انہیں لازم ہے کہ وہ مخبر صادق علیہ السلام کا یہ قول کہ "التحویل ولا یحول" اپنے لئے دستور العمل بنائیں۔ اور اسی پر کاربند رہیں۔ اور مخالفوں اور طعن کرنیوالوں پر ذرا بھی التفات نکریں۔ آخر کو حق ظاہر ہوگا اور وہی سب مزاحمتوں پر غالب ہوگا۔

۲۹ر اکتوبر کو آنریبل سر سندر داتھ بنرجی امرتسر میں ½ ۲ بجے دن کے تشریف لائے اور شام کو وقت

بابو کنہیا لال صاحب وکیل کے تھیوسوفیکل ہال میں ایک نہایت فصیح و بلیغ لیکچر کانگریس کے اغراض اور مقاصد میں دیا۔ سر عالیشان مکرہ باوجود اُسکی وسعت کے پُر تھا اور تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ بابو صاحب کی فصاحت اور بلاغت کے بارہ میں کچھ لکھنا تحصیل حاصل ہے۔ اُن کی قوت بیانیہ ہندوستان میں مسلم ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسوقت پولیٹیکل تقریروں میں اہلک میں وہ لاجواب ہیں افسوس ہے کہ وہ پنجاب سے ایک سخت افسوس ساتھ لیکر جائینگے۔ یعنی اُن کے ایام اقامت پنجاب ہی میں بخشی جیسی رام صاحب وکیل جو کانگریس کمیٹی کے سیکریٹری تھے اور اُسمیں غیر معمولی دلچسپی لیتے تھے انتقال کر گئے۔

انتخاب گورنمنٹ پنجاب ۲۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء — خان بہادر راجہ جہانداد خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے رخصت سے آکر جہلم میں اپنے عہدہ کا چارج لیا۔ مسٹر ایچ ایم آڈیفیلڈ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کانگڑہ کو یکم اکتوبر سے ۳ ماہ کی طبی رخصت ملی بجائے اُن کے میاں علم الدین صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کانگڑہ میں تعینات ہوئے۔ بھائی جودہ سنگھ منصف مری سے بہگرا دہ لالہ سورج نرائن ایم اے بہکر سے لیہ بدلے۔ پنڈت امولکرام منصف ٹانڈہ کو ۸ر نومبر یا تاریخ استفادہ سے ۱۷ روز کی طبی رخصت ملی بجائے اُن کے مرزا امیر اللہ خاں امیدوار مقام منصف ہوئے۔ لالہ مولچند منصف سانگوٹ کو ۹ر نومبر یا تاریخ استفادہ سے ۱۵ روز کی طبی رخصت ملی بجائے اُن کے مرزا امیر اللہ خاں امیدوار مقام منصف ہوئے۔

(اسلامیان)

والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ ویخلق مالا تعلمون

ظہور آج تیرہ سو برس بعد سلطان عبدالحمید خان غازی کے ہاتھوں پر ہوا ہم دیکھتے ہیں کہ جوات لال عم نے آیات قرآنی - احادیث نبوی و نیز اجماع امت سے ثابت کیا تھا اور جو وقتاً فوقتاً اس اخبار میں شایع ہوتا رہا ہے لوگوں میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا - اور نہ صرف عوام ہی اس سے مطمئن ہوئے بلکہ خواص نے بھی اسے پسند فرما کر ہماری طرح طرح سے عزت افزائی فرمائی - اور ہماری ناچیز خدمات کو جو اسلام میں ہم سے سرزد ہوئی ہیں استحسان کی نظر سے دیکھا چنانچہ مولانا و بالفضل اولنا مولوی محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند ابن المولانا المغفور محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک نوازشنامہ مرقومہ ۲ر رجب سے (جو اخبار ہذا کے "عام رائے" والے کالم میں درج کیا گیا ہے) ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کے علمائے کرام بھی اس مسئلہ میں ہم سے اتفاق فرماتے ہیں - مولانا موصوف کا اسطرح سے اعلان پسندیدگی فرمانا نہ صرف ہماری بحث کی صحت کی دلیل ہے بلکہ اسکی کامیابی کی ایک نیک فال بھی ہے - اگر اسیطرح سے دیگر پیشوایان دین متین بھی جو امت مرحوم کے واقعی سرپرست ہیں - اور جنہیں رسول امین کی وراثت استحقاقاً پہنچتی ہے اس کار خیر میں دل سے ساعی ہوں تو ہندوستان جیسے ملک سے دس بارہ لاکھ روپیہ کا جمع ہونا چنداں مشکل نہیں - ہمیں رنگون کے اہل اسلام کی دینی حمیت کی تقلید کرنی چاہیئے - جہاں فقط ایک فرقہ کے اہل اسلام یعنے سورتیوں نے ۲۵ ہزار روپیہ کی معقول رقم تھوڑے ہی دنوں میں جمع کرلی جزاھم اللہ خیر الجزاء حق یوں ہے کہ ان بزرگواروں نے اسلامی اتفاق اور اسلامی عزت کی داد دی ہے - اور کافہ مسلمین پر ان کا شکریہ واجب ہے - ہم سچ کہتے ہیں کہ جسوقت ہمارے معزز کارسپانڈنٹ کا نوازشنامہ ہمارے پاس پہنچا تو ہم مارے خوشی کے جامہ میں نہ سماتے تھے - اور جو مایوسی ہمیں اپنے بھائیوں کی کم توجہی کے سبب سے ہو رہی تھی - اور جسکا تذکرہ ہم وقتاً فوقتاً کر چکے ہیں یکقلم امید سے مبدل ہوگئی اور ہمیں اب یہ کہنے کے لئے موقع ملا ہے کہ ہم نے پتھر پر جونک نہیں لگائی - بلکہ ہماری قوم کو اگر کوئی معاملہ دلنشین طریقہ سے مفید ہو) معقول طور پر ذہن نشین کرا دیا جائے تو اسمیں قبولیت کا مادہ موجود ہے - یہ قوم بخوبی جانتے ہیں اور بار بار لکھ چکے ہیں کہ یہ معاملہ عمرو و زید کے روکے سے نہیں رک سکتا - بلکہ اسکا تکمیل کو پہنچنا یقینی ہے کیونکہ خود حضرت خلافت پناہی اسکے محرک ہیں - اور ایک بادشاہ وقت - اور بادشاہ بھی سلطان عبدالحمید خان جیسے بادشاہ کی متشدکت جو کچھ اثر رکھتی ہے وہ زمانہ پر ظاہر ہے خاصکر ایسے معاملہ میں جو فی نفسہ دینی اور دنیوی برکات کا سرچشمہ ہو - سلطان المعظم کے علاوہ ان کے عاید سلطنت نے بڑی سرگرمی سے اسمیں پارٹ لیا ہے - اور ان ارکین سلطنت پر کیا موقوف ہے عام ترکوں بلکہ دنیا کے مسلمانوں میں اس مبارک تجویز کا جو شوق پھیل رہا ہے وہ صریح دلیل اس امر کی ہے کہ اب اسکی کامیابی میں کوئی شائبہ نہیں رہا - پس اس صورت میں اگر یہ معاملہ مسلمانان ہند کی شرکت کے بغیر ہی تکمیل کو پہنچا تو یہاں کے مسلمان دنیا کو کیا منہ دکھائینگے - اور عاقبت میں رسول اکرم کے حضور کسقدر خجل ہونگے؟ خادم حرمین الشریفین نے کافہ مسلمین کے لئے ثواب کا خوان بغیا بچھا دیا ہے - اس لوٹ میں اگر کوئی مسلمان اپنی کاہلی کے سبب سے حصہ نہ لے تو یہ اسکا اپنا قصور ہے سلطان کا ذمہ نہیں - خدا کرے! جسطرح ہم نے اپنے رنگون کے سورتی مسلمانوں کی زندہ دلی اور عالی ہمتی کا مژدہ اپنے ناظرین کو سنایا ہے - اسیطرح اگلے ہفتہ کسی اور جگہ کے اہل اسلام کی فیاضی کا حال سنانیکا ہمیں موقع ملے!!!

ہم اپنے معزز ہمعصر جامع العلوم نیر آصفی - تبرا اور ہندوستانی کے نہایت ممنون ہیں کہ انہوں نے یہ تحریک سچے دل سے شروع کی ہے اور امید ہے کہ دیگر کارگر اخبار نویس اور نامہ نگار بھی اسمیں حسبۃً للہ سعی فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے - اور علمائے کرام اور مقتدر پیشوایان مذہب سے امید ہے کہ اس کار خیر میں ہماری اعانت فرمائینگے ۔

ہم اپنے معزز و مکرم مقرماؤں کا کس منہ سے شکریہ ادا کریں کہ انہوں نے اپنے حسن ظن سے ہماری حوصلہ افزائی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے کوئی ہفتہ ایسا نہیں گذرتا کہ نوازشناموں کے طومار اخبار کی پسندیدگی اور حسن انتظام کی نسبت نہ آتے ہوں - ان خطوں میں سے ہر ایک بجائے خود ہمارے لئے تمغہ ہے - ہمارے پاس ان بزرگواروں کے اظہار امتنان کے لئے کافی الفاظ نہیں - حق یوں ہے کہ یہ سب کچھ فقط ان کی عنایات کا ثمرہ ہے کہ روز بروز اسے یہ اخبار آجتک اپنی قوم کی خدمتیں کرتا رہا ہے اور انشاء اللہ العزیز اسیطرح رہیگا - ہم قبلہ مولانا مولوی محمد احمد صاحب دیوبندی اور صوفی اجیا پرشاد صاحب - اور مولوی وحید الدین صاحب سلیم ایڈیٹر معارف کا اعتراف احسانمندی کن لفظوں میں ادا کریں جنہوں نے باوجودیکہ ہمیں انکیخدمتیں ذاتی طور پر نیاز حاصل کرنیکا کبھی موقع نہیں ملا ہمیں ایسے کلمات سے یاد فرمایا جو ہمارے اندازۂ لیاقت اور بساط سے بہت بڑھکر ہے - ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے معزز ناظرین اور معاون فقط اسی استحسان کی نظر سے کام لیکر ہمارے اس ناچیز پرچہ کی زیادہ تر اشاعت میں اتنی سعی فرمائینگے کہ ہم اخبار کو اسی قیمت پر ہفتہ میں دو بار شایع کرنیکے قابل ہوں اور یہ فقط اسصورت میں ممکن ہے کہ ناظرین کی تعداد قریب تین ہزار کے ہو - یہ تعداد اگرچہ بادی النظر میں مسلمانوں کی کم شوقی کے اعتبار سے بہت بڑی معلوم ہوتی ہے مگر وکیل کے اگلے خریداروں کی مجموعی تعداد کو اگر اس تین ہزار میں سے وضع کیا جائے تو باقی بہت کم رہجاتی ہے کیا ہم پہنچانا چنداں دشوار نہیں ہے

پروفیسر میکسمولر کا انتقال ہوگیا

پروفیسر صاحب بلحاظ تبحر علمی و زبانداني کے دنیا کے سرآوردہ اور برگزیدہ اشخاص میں تھے - ان کا وطن اصلی تو جرمنی تھا مگر ۱۸۴۶ء میں الیٹ انڈیا کمپنی کی درخواست پر انگلستان میں رگ وید کا ترجمہ کرنیکے لئے تشریف لائے تھے - اور پھر اسدن سے وہیں توطن اختیار کیا تھا انہیں علاوہ یوروپ کی دیگر زبانوں کے سنسکرت میں بدطولی تھا - اگرچہ ہندوستان میں کبھی آئے مگر سنسکرت پر وہ قدرت حاصل تھی کہ اجتک کسی یوروپین کو نہیں ہوئی - اگرچہ پروفیسر مونیر ولیمز بھی سنسکرت دانی کے مدعی تھے مگر ع فرہی چیزے دگر آماس چیزے دیگر است ۱۸۶۳ء میں انکی پیدائش ہوئی - اس حساب سے جب انگلستان میں تشریف لائے تو ان کی عمر فقط ۲۳ برس کی تھی گویا عین عالم شباب تھا - آپ کو علم کلام سے وہی مناسبت تھی جو پروفیسر ٹنڈل کو طبعیات سے - اور اتفاق حسنہ سے دونوں کی طبیعتیں قیامت کی خودسر اور محقق تھیں - مگر مادہ ایجاد نہ انمیں تھا نہ ان میں - رگ وید کا ترجمہ اور اسکی تدوین جو انہوں نے کی ہے اس سے ان کا استقلال طبع ظاہر ہے - منہ سے کہدینا تو آسان ہے مگر اسی شخص کا دل جانتا ہے کہ کیا کیا جانکاہیاں کی ہونگی - جب ایک مبسوط کتاب اکہتی پچاس جلدوں کی تالیف کی ہوگی - اگرچہ ہندوستان میں کبھی تشریف لائے - مگر یہاں سے تعلق جو پیدا کیا اسے آخری عمر تک برابر نباہ دیا - اور اکثر سنسکرت دانوں سے رسم خط و کتابت جاری رکھی - پیرانہ سالی میں قسطنطنیہ کی بھی سیر کی اور حضرت خلافت پناہی سے بھی شرف قدمبوسی حاصل کیا وہاں کے حالات ایک کتاب میں انکی بیوی نے لکھے ہیں جسمیں دو چیپٹر (فصل) انکی قلم کے لکھے ہوئے ہیں - بہرکیف افسوس ہے کہ ایک ایسا شخص دنیا سے اٹھ گیا جو زمانہ کی برگزیدہ علما اور فضلا سے تھا اور جسے ہندوستان کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا

محمڈن کالج

علیگڈھ کے سیڈنس لیگ بنگلو کلب میں ۲۷ اکتوبر کی شام کو ایک پرجوش بحث ہوئی مسٹر مصطفے حسین نے یہ تحریک کی کہ ایم اے او کالج میں انگریزی لباس کا رواج ترک کرنا چاہیئے مسٹر سجاد حیدر نے اس رائے کی مخالفت اور تردید کی - اگرچہ محرک صاحب اس تحریک پر کچھ اچھی طرح تقریر نہ کرسکے تاہم بعض چیدہ سپیکروں نے ان کی تائید کی مثلاً مسٹر محمد حیات صاحب - مسٹر ظریف محمد صاحب - مسٹر اشرف علی بی اے - پروفیسر زمان مہدیخاں بی اے - پروفیسر ضیاء الدین احمد ایم اے وغیرہ - انہوں نے اس امر کو بوضاحت بیان کیا کہ انگریزی لباس ہندوستانی سوسائٹی میں اٹھنے بیٹھنے کی لحاظ سے آرام دہ نہیں - انہوں نے دیسی قومی لباس کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ ہماری رائے میں طلبا مدرسۃ العلوم کو اسمعاملہ میں زیادہ خصوصیت رکھنی چاہیئے کیونکہ یہ توقع کیجاتی ہے کہ وہ تعلیمیافتہ مسلمانوں کا نمونہ ہونگے مسٹر سجاد حیدر نے محرک کی تقریر ختم ہوتے ہی ایک فصیح اور شستہ تقریر اس تجویز کے برخلاف کی - ان کے موید بن نے بڑا زور اس بات پر دیا کہ انگریزی کھیلوں کے لئے انگریزی لباس کی اشد ضرورت ہے - مسٹر سجاد حیدر اور ان کے موبدوں کے دلایل کے ایسے جامع اور مسکت کرنیوالے جواب دوسری پارٹی نے دیئے کہ خود مسٹر موصوف کا ووٹ بالآخر اس تحریک کی تائید میں رہا بحث کا خاتمہ نواب محسن الملک بہادر کی ایک قیمتی تقریر پر ہوا - آپنے فرمایا کہ یہ لباس کا مسئلہ سرسید مرحوم کو بھی کسیوقت اپنی طرف متوجہ کرچکا ہے جنہوں نے اسپر کرادی سے غور کیا تھا - اور اگرچہ انہیں اسبات کا موقع نہیں ملا کہ طلبا کالج کے واسطے کوئی خاص لباس تجویز کرتے اور اسمیں پہلے خود نمونہ بنکر دکھلاتے - تاہم انکی خواہش تھی

قران السعدین

سلسلے کیلئے دیکھو وکیل ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۰ء

جب شاہ دار السفارت کے بڑے کمرہ میں تشریف لیگئے تو جمیع معززین تجار و علمائے ایرانیان جو قسطنطنیہ میں مقیم ہیں حاضر ہوئے علماء میں سے ایک نے کھڑے ہوکر شاہ کے طول عمر اور بقائے دولت کے لئے دعا کی اور تمام حاضرین نے باواز بلند آمین کہی شاہ نے ان الفاظ میں اظہار خوشنودی فرمایا:-

"البتہ در ترویج تجارت باد یانت و اہمیت بیش از پیش سعی خواہد کرد۔ چنانکہ تا حال فرمودہ ایم من بعد ہم مرحمت خود ما را در حق عموم تجار در نفع نخواہیم فرمود تا کار بنقطہ برسد کہ دیگران از شما در عوالم ترقی سر مشق بگیرند۔ خدائے متعال دہندہ امور نافع شما را موفق فرماید"

بعد ازاں طبائے مکتب ایرانی شاہ کی حضور میں پیش کئے گئے۔ جن کے ایک تہہ میں ایرانی اور دوسرے میں عثمانی نشان تھا۔ جسے دیکھکر شاہ معظم نہایت مسرور ہوئے سفیر دار السفارۃ کیطرف سے شاہ ایران کو دعوت دیگئی کہانا کھانیکے بعد جس راستہ سے شاہ تشریف لائے تھے اُسی راستہ قصر یلدیز کے احاطہ کے اندر اپنی فرودگاہ میں واپس تشریف لیگئے۔ اسی رات ایرانیوں نے اپنے بادشاہ کی تشریف آوری کی تقریب پر دار السفارۃ میں بہت بڑا جلسہ اظہار مسرت کیغرض سے کیا چہار شنبہ کے روز بعد نماز ظہر حضرت شیخ الاسلام جمال الدین آفندی شاہ کی ملاقات کو تشریف لائے۔ پنجشنبہ کو بعد از ظہر حضرت شاہ ایران نے خلیفۃ المسلمین سے دار السلطانی میں الوداعی ملاقات کی اور وہاں سے سلطانی گاڑی میں سوار ہوکر معیت ارکان عمائد اور تہ کوئی تشریف لیگئے۔ جہاں شاہزادگان والاتبار صاحبعالم توفیق آفندی اور عبد القادر آفندی۔ اور خلیل رفعت پاشا وزیر اعظم ٹرکی حضرت خلافت پناہی کیطرف سے نیابتاً الوداعی مراسم کے ادا کرنیکے لئے موجود تھے۔ قصر یلدیز سے اوتہ کوئی تک دو رویہ سلطانی فوجیں صف باندھے کھڑی تھیں۔ ترکی باجہ عجب لطف دکھلا رہا تھا۔ خلافت پناہی نے شاہ معظم کو تمغۂ افتخار مرصع عنایت فرمایا۔ شاہ ایران نے توفیق پاشا وزیر صیغۂ خارجیہ کو تمغۂ تمثال شاہی اور بعض دیگر ارکین خلافت عظمیٰ اور ملازمان سلطانی کو تمغۂ شیر و خورشید مرصع عطا کیا۔ اور ہمارے دوست طاہر بک آفندی مالک اخبار معلومات کو ایک ہیرے کی انگوٹھی عطا فرمائی ؛

دعاء دولتین علیتین

الٰہی بعرش و بلوح قلم ؛ بعفوت بجودت بآں قدرت
بہ اشراف خوبان جمع رسل ؛ قوی دار اعلام شرع متین
یکے مایۂ فخر عثمانیاں ؛ یکے حارث ملت مصطفے
یکے آفتاب و یکے چوں قمر ؛ جہاں تا جہاں شد ندیدا نچنیں
یکے بادشہ خان عبد الحمید ؛ یکے شاہ جم جاہ حشمت پناہ
مظفر شہ کامران جہان ؛ باقبال بخت و بشوکت ہزار
بفرمان سلطان عالی جناب ؛ بہ پشوازی شاہ گردوں حشم
رواں گشتہ شہزادگاں باوقار ؛ ز کشتی در آمد شہ با ظفر
چو شد راکب حشمت آں شہریار ؛ دو سلطان رسیدند بر یکدگر
ملاقات کردند شمس و قمر ؛ لب کان ہفت آسمان قدم
بآں لامکانی و آں وحدت ؛ بخلق خوش مصطفے عقل کل
دو خسرو دو سلطان دو سلمیں ؛ یکے نور چشمانِ ایرانیاں
یکے خادم حضرت مرتضےٰ ؛ عجب شہریاران عالی گہر
دو سلطان عادل بروئے زمیں ؛ کہ محفوظ حفظ خدائے مجید
منظم موید بحفظ آلہ ؛ کہ چوں شمس طالع بہ ایرانیاں
بہ اسلامبول آمد آں باوقار ؛ ز عبد الحمید خان شوکت مآب
عجب احترام و عجب محترم ؛ ز بھر تلاقی آں شہریار
بدورش وزیران از بحر و بر ؛ رواں ہوئے سلطان عالی تبار
بدادند دست اخوت ز بر ؛ دو سلطان بے مثل عالی گہر ....

آلہی کرامش دہی تا قیام ؛ میان دو سلطان ما مستدام

کہ عہد دو سلطان رحمہ مبتہد ؛ الے وقت مہدی شدن آشکار

دو سلطان این عادل اندر صفا ؛ بفرزند و فرزند فرزند ما
کہ ہر یک بخشش بود کامراں ؛ بدشمن ستمگر بدوستاں بود مہرباں

ہماری نسبت عام رائے

جاں کیجو روشن تا دیر شاد و کامراں باشی ہمیں کن دل ہمیں خواہد ہمیخواہم چناں باشی ز

منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مالک و ایڈیٹر وکیل امرتسر زاد مجدہم (طال عہدہم

السلام علیکم و علیٰ من لدیکم۔ آپکا اخبار پُربہار جو فی الحقیقت اسلام کی ہمدردی اور خیر خواہی کا کفیل اور اہل اسلام کے لئے ایسے نازک زمانہ میں نعم الوکیل ہے ہم خادمان دین سید المرسلین و منتظمان مدرسہ عربیہ کی آنکھوں کو نور اور دل کو سرور بخشتا ہے اُسکے ہر فقرہ اور عبارت سے حمیت دین و حمایت اسلام جو ٹپکتی ہے۔ خصوصاً وہ مضمون جو آپنے فاضلان حجاز ریلوے اور منکران فوائد و نتائج اس کار بزرگ کی تردید میں تحریر فرمایا ہے اور نیز وہ بیان جو در باب تفصیل برکات ترقیات عہد مبارک سلطان المعظم اور اُن کی اوقات خیر آیات اور عادات سعادت سمات کے درج اخبار فرمایا اور فرما رہے ہیں۔ ہر آئینہ موجب تحسین و آفرین و مستوجب شکریہ کافہ مسلمانان غیور ہے دل سے بے اختیار دعا نکلتی ہے کہ الٰہی یہ اخبار تر و تازہ اور اُسکا مالک و ایڈیٹر نامدار ہمیشہ تیری حفظ و حمایت میں رہکر کامیاب و شاکر ہو اور اُن کے اس اخلاص اور عقیدت کو روز بروز ترقی نصیب ہو بیت

یارب این حامیٔ دین را ز حوادث نگہدار ؛ ز ہمہ بدیہا نگہش دار کہ او نعم الوکیل

دوم ہم اس امر کے اظہار کے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ ہر چند آپ کا اخبار نامدار ہمیشہ سے ممتاز رہا ہے مگر چند روز سے اسکے فاضل ایڈیٹر کو نہایت عمدہ و مفید مضامین و عبارت شستہ و فصیح کی طرف زیادہ توجہ معلوم ہوتی ہے جسکے سبب اور بھی دلفریب ہو گیا ہے۔ اسکا تشکر یہ بھی ناظرین پر واجب ہے بارک اللہ فی ادبکم وذات یدکم فکان القایل قال فیکم ؎

ان دنوں پیارے تری طرز تکلم اور ہے ؛ طرز چشمک اور ہی طور تبسم اور ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ محررہ دوم رجب المرجب سنہ ۱۳۱۸ھ۔ الداعی خادم العلما احمد مہتمم مدرسہ عربیہ دیوبند ابن مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار پُربہار وکیل سلمہ اللہ تعالےٰ۔ سلام علیکم! اسوقت خاکسار بقیہ مضمون نقرئی جوبلی سلطان المعظم مندرجہ اخبار گوہر بار وکیل دیکھ رہا تھا۔ آخر کار جب پڑھتے پڑھتے اس شعر پر آیا ؎

"ہاں در دل کا لخ"۔ بے اختیار آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ سبحان اللہ! کیا برجستہ اور موثر مضمون ہے، جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ راقم نے بیسیوں انواع و اقسام کے اخبار دیکھے۔ لیکن ماشاء اللہ چشم بد دور! پیارے وکیل کا نقشہ ہی کچھ اور ہے جسنے اسکو ایک دفعہ سرسری نگاہ سے بھی دیکھ لیا ممکن نہیں کہ اُسنے اپنی قوت مقناطیسی سے اُسکے دل میں جذبہ نہ پیدا کر دیا ہو۔ وکیل کی اشاعت سے پہلے ٹرکی اور مصر کے حالات تو درکنار راقم اُن ممالک کے فرمانرواؤں کے نام سے بھی آگاہ نہ تھا۔ یا اب اسلامستان کے پوشیدہ حالات گھر بیٹھے منکشف ہو جاتے ہیں۔ یہ حضرت وکیل ہی کی برکت ہے۔ یہ اخبار اپنی گورنمنٹ عالیہ کا بھی دلی خیر اندیش اور اول درجہ کا مشیر ہے۔ دن رات اسکے مساعی حمیدہ اس دھن میں لگے رہتے ہیں کہ گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کا حضرت سلطان المعظم کی گورنمنٹ سے ویسا ہی دوستانہ تعلق ہو جائے جیسا کہ جنگ روس سے پہلے تھا۔ امید ہے کہ وکیل اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوگا۔ مولانا ثناء اللہ خاں صاحب سابق ایڈیٹر کی علیحدگی کے بعد خیال ہوا تھا کہ اسپر نامی گرامی پرچہ اب بیکار پڑ جائیگا لیکن الحمد للہ کہ میرا یہ خیال غلط نکلا۔ مضامین اخبار پہلے سے بھی زیادہ شستہ اور فصیح پائے گئے بلکہ ہر پرچہ کی رونق روز افزوں ہے۔ راقم میر رحمت علی خریدار نمبر ۸۲۴۔

ڈیر ایڈیٹر صاحب السلام علیکم! آپکے مضامین سے طبیعت نہایت مسرور ہوئی۔ میں نے اخبار نے سابق ایڈیٹر کی واقفیت کے متعلق کردہ معاملات ٹرکی سے بخوبی واقف ہیں ایک نوٹ لکھا تھا اور انکی علیحدہ ہونے پر اخبار کے بیمزہ ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ مگر آپ کی قابلیت کے لئے میں آپکو نہایت سچے دل سے بالنصف مبارکباد دیتا ہوں کہ آپنے بعد کے پرچوں میں ایسے عمدہ نوٹ اور ٹرکی معاملات کے متعلق ایسے فاضلانہ آرٹیکل لکھے ہیں کہ اُن سے بڑھکر مہینے بھی تک اخبارات میں کوئی مضمون نہیں دیکھا۔ اللہ جلت نہ آپکے حوصلوں امیدوں اور ارادوں میں برکت عطا فرمائے۔ حجاز کے مبارک مقاصد میں جو بزرگ حصہ اور مقدس پارٹ آپنے لیا ہے اُس سے آپکو جملہ اخبارات موجودہ پر عزت و فخر حاصل ہے۔ نہایت طبیعت راضی ہوئی۔ اور آپ کی تاریخی معلومات اور جملہ اندرونی و بیرونی معاملات ٹرکی سے آپ کی واقفیت اعلیٰ درجہ کی ثابت ہوئی۔ والسلام حکیم سید احمد حسین از گوالیار

میں اخبار وکیل کو بہت پسند کرتا ہوں میرے نزدیک جب سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایڈیٹری کا ...

حالت سیاحت یورپ

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار ۲۹ اکتوبر

اچھی کیڑے دکھلانے. دوستون اور ہمسایون سے ملاقات کرنے کسی اچھی تقریر سننے کے لیئے جاتے ہین اور زیادہ تر لوگ شہر سے باہر مضافات مین بغرض تفریح چلے جاتے ہین چنانچہ ایک اتوار کی شام کو مین کیو گارڈن کی طرف گیا تھا. جو کئی میل لمبا چوڑا باغ ہے. اور علم نباتات کے نمونون کے لحاظ سے دنیا مین اول درجہ کا شمار ہوتا ہے. وہان ہزارہا آدمی مرد تھے. اور یہی حال دیگر مضافات خصوصاً ہائیڈ پارک اور ریجنٹ پارک وغیرہ کا اتوار کو اور ہر شام کو ہوتا ہے دیا تا مین صرف سال کی چند ماہ مین اتوار کو دوکانین بند کرتے ہین لیکن کھانے پینے اور تمباکو وغیرہ کی دوکانین کھلی رہتی ہین. مگر لنڈن کی لوگ ڈاک تک کی تقسیم بند کر دینے مین ساری دنیا مین بے نظیر ہین پچھلے سال بعض چلتی پرزے اخبارات کے مالکون نے امریکہ کیطرح لنڈن مین بھی اتوار کو اخبار نکالنا چاہا تھا. لیکن پادریونکی مخالفت سے اس مین کامیابی نہ ہوئی. انگریز لوگ خیالات مین زیادہ کنسرویٹو (قدیم باتون کے پسند کرنیوالے) ہین اسلیئے پادریون کی کہنے سے ایسی رسمین چلی چلتی ہین.

لنڈن کی اخبارات کا مجھ سے کچھ حال نہ پوچھو ایک شاعر اپنے معشوق کی نسبت لکھتا ہے ؎

گر کسے وصف او زمن پرسد بیدل از بے نشان چہ گوید باز

گو میرا معشوق تو بے نشان نہین لیکن اسکی متعلق مین ضرور بیدل ہون. لنڈن مین سب سے زیادہ دلچسپ چیز میری لیئے اخبارات تھے. یہان اخبار فروشون کی دوکانون پر ہر قسم کے اخبار بکتے ہین. اور پھیری والے لونڈی بھی چند شستہ اخبارات لیکر ہر طرف بھاگتے پھرتے ہین جتنی دفعہ کسی اخبار کے دنمین تازہ ایڈیشن نکلتے ہین اتنی ہی دفعہ یہ لونڈے بیچتے پھرتے ہین. حالمین کچھ عرصہ سے لنڈن مین نصف پینی کے اخبارات نکلے ہین جن مین ڈیلی میل اور ڈیلی اکسپرس قابل ذکر ہین گو ڈیلی ہیرلڈ اور مارننگ بھی کم نہین سن اور سٹار اور ایوننگ نیوز اور ایکو بھی نصف پینی کے روزانہ ہین لیکن پہلی چار پرچون کی حجم مین بہت کم ہین. آخری پرچہ ڈیلی اکسپرس نے تو نصف پینی کی اخبار نویسی مین کمال کر دیا ہے ایسے چٹکلے اور تار برقیان بہت زیادہ ہوتی ہین. اور قیمت صرف نصف پینی. شاید صرف نصف پینی سنکر میرے ہموطن نہین. کیونکہ نصف پینی ہی تو نصف آنہ ہے. بخلاف ہندوستان مین پیسہ اخبار بھی چلتا ہے جسکی اندانی پر لنڈن اور برلن کے بعض ایڈیٹر دن دی بھی تعجب کیا ہو لیکن یوروپ اور خصوصاً لنڈن مین نصف پینی بہت بے حقیقت چیز ہے. یہان دولت اتنی زیادہ ہے کہ پینی جو ہندوستان کا ایک آنہ ہی یہان ٹہوک کی برابر عزت نہین رکھتی. ہم ہندوستان مین ایک ایسا بیجا باخرچ نہین کر سکتے جسطرح لنڈن مین ۱ پینی یا ۲ پینی شلنگ خرچ کیا جاتا ہے. بہرحال لنڈن کی اخبارات کے عجائبات نے مجھے وہان بہت خوش رکھا مین دن مین دس دس بارہ اخبارات خریدتا تھا جن کو پڑھ بھی نہین سکتا تھا. لیکن انکی شکل صورت دیکھنے کیلئے لیلیتا. یہانکا ہر شخص اخبار پڑھتا ہے. تعلیم اور سائنس اور کوچوان اور خدمتگار ہر زن و مرد نصف پینی کا اخبار لیکر پڑھ لیتا ہے. ایکروز مین لنڈن کی ایک نواح کو جارہا تھا. ٹریموے کے کنڈکٹر نے ایک جگہ گاڑی ٹھہرائی کی. اور دوڑ کر اخبار فروش کی دوکان مین جاکر لائیڈس ویکلی کا ایک پرچہ پینی کو خرید لایا. اور پھر گاڑی چلنے لگی. جیسے کہانی کی ہوک محسوس ہوتی ہے ایسی ہی ان لوگون کو اخبار کی اشتہا معلوم ہوتی ہے. انکے ہوٹلون اور رسٹارنٹون مین بھی ہر قسم کے اخبار موجود ہوتے ہین. جو لوگ یہان کھانا کھانے یا چاء پینے آتے ہین وہ ساتھ ساتھ اخبار بھی پڑھ لیتے ہین. لیکن ارسارہ مین برلن اور دیانا کے رسٹارنٹ لنڈن سے آگے نکلے ہوئے پائے ہین. جہان نہ صرف جرمنی بلکہ نصف درجن دوسری زبانون کے اعلے سے اعلے اخبارات موجود ہوتے ہین. اور جس قوم کا آدمی آئے اپنی زبان کا اخبار پڑھ لے. لنڈن مین سستے اخبارات کی فروخت کے مقابلہ مین مہنگے اخبارات بہت بکتے ہین. یہان تک کہ لنڈن ٹائمز روزانہ جسکی قیمت تین پنس ہے. مینے کہین دوکان یا لونڈون کے ہاتھ مین بکتا نہین دیکھا. البتہ پال مال گزٹ سٹینڈرڈ جیمس گزٹ. ڈیلی ٹیلیگراف. ڈیلی نیوز. ٹیلیگراف ڈگلوب وغیرہ ایک پنس کے پرچے بہت بکتے ہین. تاہم اتنے نہین بکتے جتنے کہ نصف پینی کے بکتے ہین

ڈیلی ٹیلیگراف مین گو اشتہارات بہت ہوتے ہین. تاہم پینی کا سب سے بڑا پرچہ لنڈن کا ہے. اور اسکا دعوی ہے کہ ہر ایک دوسرے صبح کو چھپنے والا اخبار سے دنیا بھر مین اسکی اشاعت ۵ لاکھ کاپی زیادہ ہے. اور اس مطلب کی بڑے بڑے پوسٹر اور اشتہارات لنڈن مین چسپان ہین. لیکن ڈیلی نیوز کا دعوی ہے کہ وہ سب سے زیادہ چھپتا ہے. جہان تک میرا خیال ہے اب لنڈن کی نصف پینی کے اخبارات مین اکسپرس سب سے زیادہ چھپتا ہے. اور ہفتہ وار پینی کے اخبارات مین لائیڈس ویکلی سب سے آگے ہے. گو اینلڈس ویکلی اور دی میل بھی اوس کے قریب قریب پہونچتے جاتے ہین کاش مین نیویارک مین جاکر وہانکے اخبارات بھی دیکھ سکتا. کیونکہ وہ لنڈن سے بھی دو قدم آگے ہین. لیکن قطع نظر امریکہ کے یوروپ مین سب سے آگے انگلستان کے اخبارات ہین لنڈن کے علاوہ مانچسٹر وغیرہ مفصلات کے مقامات کے روزانہ اخبارات کا مقابلہ دوسرے ممالک کے اخبارات نہین کر سکتے. یہ تو روزانہ اخبارات کیحالت ہے. رسالجات مین فرانس کے رسالے انگلستان سے کم نہین. گو روزانہ اخبارات مین بھی سب سے زیادہ چھپنے والا اخبار "جرنل لابانی" ہے لیکن پیرس مین ایکیات مین لنڈن سے بہت آگے ہے. یعنی یہان قریب ڈیڑھ دو درجن کے ایسے ہفتہ وار اخبارات چھپتے ہین جن مین رنگین تصاویر ہوتی ہین جیسے کہ جرنل لابانی کا ہفتہ وار باتصویر ضمیمہ "لانیشنال" اور "لاریر" وغیرہ اور پھر اکثر پانچ منیٹم یعنے نصف پینی کے پرچے ہین. جو بہت ہی اندان ہین.

انگریزی اخبارات تو مین بخوبی پڑھ سکتا ہون فرانسیسی کسی قدر دقت سے. جرمنی اور زیادہ دقت سے لیکن کل سے یہان بڈاپسٹ مین جو ہنگری کی زبان مین اخبارات دیکھ رہا ہون. اونکا ایک لفظ بھی پڑھ نہین سکتا. کیونکہ کوئی لفظ بھی اس زبان کا یوروپ کی دوسری زبانون سے نہین ملتا. یوروپ کی سب زبانون مین ہوٹل کو ہوٹل کہتے ہین لیکن ہنگری مین سزالوڈا کہتے ہین چنانچہ مین آج "رویال سزالوڈا" مین بیٹھا ہوا یہ خط لکھ رہا ہون یہ اول درجہ کا اور بہت بڑا ہوٹل اس شہر کا ہے جس مین ۵۰ سو سے زیادہ کمرے ہین. کیونکہ میرے کمرے کا نمبر ۱۲۵۰ ہے. اس شہر مین اور بھی بہت سے بڑے بڑے ہوٹل ہین. وجہ یہ ہے کہ باعث یہانکے خوشنما منظر اور دریائے ڈینوب کی خوبصورت ساحل کے. جو اس شہر مین سے گذرتا ہے. اور اس لیئے کے قدرتی چشمون کے گرم پانی نہانے کیلئے لوگ دور دور سے آتے ہین اور مریض چنگے ہو جاتے ہین. یہان یوروپ بھر سے سیاح آتے رہتے ہین. مکانات نہایت عالیشان ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین ۵۰۶۰۶۱ کی آبادی تھی لیکن اسکے بعد شہر نے بڑی ترقی کی ہے. تمام ٹریموے برقی طاقت سے چلتی ہے. دریا مین سٹیمر چلتے ہین یہان "گل بابا" کے مزار کے نام سے ایک مسلمان ولی کا مقبرہ "گلاب کی پہاڑی" پر واقع ہے. جہان ایشیا ٹرکی اور دیگر اسلامی ممالک سے سیاح اور زائر اس مقبرہ کو دیکھنے آتے ہین. گورنمنٹ آسٹریا ہنگری پر اسکی نگہداشت اور نگرانی فرض ہے. کیونکہ سنہ ۱۶۹۰ء مین جبکہ بڈاپسٹ کی حکومت ترکون کے ہاتھ سے نکلکر عیسائیون کے ہاتھ مین چلی آئی تو عہدنامہ مین ایک شرط یہ بھی لکھی گئی کہ عیسائی گورنمنٹ "گل بابا" کی خانقاہ کی نگرانی اور مرمت کراتی رہے. گل بابا ایک بزرگ گذرا ہے جس کا یہ قلعہ نما مقبرہ سترھویں صدی عیسوی مین ۱۵۴۶ء مین محمد پاشا اوس زمانے کے شہر بڈا کے حاکم نے تعمیر کرایا تھا. ایک جاہل مسلمان سے مینے سنا کہ یہان اب تک اوس ولی کی ایک کتے کی نسل اوسکی قبر کی محافظ چلی آتی ہے جو اوس کی کرامت شمار ہوتی ہے. لیکن مینے یہ عجیب نسل نہین دیکھی.

دنیا کی لوگ ایشیا اور یوروپ کی اقوام کے ہین. یہان ایشیائی باتونکی جھلک کسی قدر لباس اور شکل مین بھی نظر آتی ہے. اکثر عورتین عیسائی یا یہودی ہین کیونکہ یہان یہودی بہت ہین. سر پر بجائے ٹوپی کے رومال باندھتی ہین. یہ مقام ہنگری کا دارالخلافہ اور یوروپ کے اس حصہ مین بڑا مرکز تجارت تعلیم اور ترقی کا ہے. اس خیال سے کہ ناظرین اس قدر باتین سنکر اکتا گئے ہونگے مین قلم کو روک لیتا ہون. ورنہ مینے دیکھا ہے کہ اس دنیا مین بہت سی باتین مجھ نئی معلوم ہوئی ہین جو آپ صاحبانکی سنانے کے قابل ہین.

ان شہرون مین اجنبی کو یہ بھی ایک نئی بات معلوم ہوتی ہے. کہ جابجا یہان کی نامور دن کی رومین بت مشہور گذرگاہون مین نصب ہوتی ہین جن کی لوگ عزت کرتے ہین. اور جن کی کارناموں کو جو اونہون نے اپنی قوم کی بہتری کیلئے تکلیف اوٹھاکر کیئے تھے. لوگ شکر گذاری سے یاد کرتے ہین. اونکی سالانہ یادگاریں زندہ رکھی جاتی ہین. جو صرف فرضی قسم کی نہین ہوتین. بلکہ اونکی نقش قدم پر چلنے کا بہتون کو شوق دلاتی ہین

مشاہیر اسلام

ملا محمد الفناری کا حال

عہد بایزید

یہ روم سلطان روم کے مشہور و سربرآوردہ علماء مین سے ہین عالم باعمل اور صاحب فضائل و کمالات تھے ۸۵۱ھ مین پیدا ہوئے وطن مین جمال الدین محمد اقسرائی۔ اور پھر علامہ علاء الدین اسود شارح مفتی و قایہ سے کسب علوم کیا۔ اور پھر مصر مین شیخ اکمل الدین کی شاگردی اختیار کی پھر روم کو لوٹ گئے۔ یہان انکو قاضی بروسا بنایا گیا۔ والی کو انسے کمال محبت تھی تیس سال تک قاضی رہے۔ انکی شہرت و فضیلت کل اسلامی ممالک مین مسلمہ تھی فضیلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انکو دنیوی جاہ و وجاہت بھی عطاء فرمائی تھی۔ چنانچہ وفات کے بعد انکی خزانہ مین ڈیڑھ لاکھ اشرفی نقد پائی گئی تھی۔ آخر عمر مین بار ادا حج تاہرہ پہونچے۔ بڑے بڑے فضلاء ذکر و بحث علمی کے لیئے آئے۔ اور سب انکی فضیلت کا اقرار کرکے اوٹھے۔ پہلا حج کرکے پھر قاہرہ واپس گئے۔ اور وہان سے بیت المقدس کی زیارت کرکے دوسرا حج پھر کیا۔ پہلا ایک بیل پر حج کیا۔ جو اس شکرانہ مین تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ آنکھین بخشین کیونکہ مرض رمد مین اونکی بینائی جاتی رہی تھی۔

انکی تصنیفات مین سے ایک کتاب فصول البدائع فی اصول الشرائع ہے جس مین منار و نور دونون اصول رازی اور مختصر ابن حاجب کو جمع کر دیا ہے۔ ایک کتاب شرح شمسیہ کی تفسیر۔ ایک اور رسالہ انموذج العلوم نام۔ جسمین ایک سو فن کے مسائل درج کیئے ہین۔ ابن حجر کہتے ہین۔ کہ مجھے سند حدیث انسے حاصل ہے۔ انموذج العلوم کی بابت اونکا پوتا کہتا تھا۔ کہ میرے والد کی تصنیف ہے اسکے سوا مینے ایک قطعہ منظومہ ملا فناری کا خود قلم دیکھا ہے جس مین اکثر فنون بیان کیئے ہین۔ علم کا نام بطور چیستان دیا گیا ہے۔ بڑے بڑے فاضل اوس قطعہ مین چکراتے ہین۔ اسکی شرح اونکے فرزند محمد شاہ نے کی ہے۔ اور اپنی تصنیف کو اشعار بھی جو ویسے ہی مشکل ہین مثال شرح کر دیئے ہین اسیطرح اور بہت سے رسالے اور اکثر کتب کی حواشی اونہون نے لکھے ہے۔ مگر درس و قضاء کی اشغال نے اون مسودات کو صاف کرنیکی بھی مہلت نہ دی۔ سید شریف کی شرح مواقف پر بھی تعلیقات لکھے۔ اور اکثر جگہ شارح پر اعتراضات کیئے ہے۔

قضائے بروسا کے علاوہ مملکت عثمانیہ کی مفتی بھی یہی ملا فناری تھے۔ لوگون کو انکے ساتھ تعلق قلبی کا یہ حال تھا کہ جمعہ کے دن جامع مسجد سے لیکر انکے گھر تک آدمیونکا ایک تختہ ہوتا تھا۔ جو زیارت کے لیئے کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جاہ و حشمت کا یہ حال تھا کہ سینکڑون لونڈی غلام کے مالک تھے۔ اور ہر ایک غلام امیرانہ بسر کیا کرتا تھا۔ چالیس لونڈیان تو ایسی تھین جو سونیکا تاج پہنا کرتین۔ اس حشمت و جاہ کا ملا صاحب کا اپنا لباس بالکل سادہ اور ادنی قیمت کا ہوا کرتا تھا۔ لوگون نے اسکی وجہ پوچھی کہا۔ مین اپنی خوراک و لباس اپنے ہاتھ کی محنت سے مہیا کرتا ہون۔

ایک مقدمہ مین سلطان بایزید خان نے انکے سامنے شہادت دی۔ مگر اونہون نے اسکی شہادت کو اسلئے قبول نہ کیا کہ سلطان پابند جماعت نہین۔ اگرچہ ملا صاحب نے اس بیمار شہادت کو تو سخت کر دیا۔ مگر سلطان کیلئے ایسی غیرت آئی کہ پابند جماعت ہو گیا۔ کسی بات پر سلطان اور ملا صاحب مین بدمزگی ہو گئی۔ یہ قرامان چلے گئے۔ وہانکے حاکم نے ہزار درہم روزانہ انکے اور پانچسو درہم روزانہ انکے طلباء کے مقرر کر دیئے۔ اسی جگہ ملا یعقوب اسود و یعقوب صوفی نے انکا تلمذ اختیار کیا جس پر ہمیشہ ملا فناری فخر کرتے رہے۔ سلطان انکے چلے جانیکے بعد نادم ہوا۔ اور انکو حاکم قرامان کی حضرت پر بلا بھیجا۔ فناری چلے گئے۔ اور سلطان نے اونکو سابقہ عہدہ پر بحال کر دیا۔ ملا فناری شیخ حاجی بیرام کے مرید تھے اور عموماً صالحین سے محبت رکھتے تھے۔ صاحب شقائق النعمانیہ نے انکے دو اشعار اپنی تاریخ مین درج کیئے ہین۔ جو اونہون نے شیخ عبد اللطیف قدس سرہ خلیفہ شیخ زین الدین النعمانی کی مدح مین لکھے ہے اور جو جواب اونہون نے دیا تھا۔ مین نے اون اشعار کو چھوڑ دیا ہے۔

کہتے ہین کہ بعض پاشا وزیر سلطان کو ان سے کچھ بغض تھا جب ملا فناری کی بینائی جاتی رہی۔ تو بعض پاشا نے کہا۔ امید ہے کہ ایکروز اس اندھے بوڑھے کی نماز مین بھی پڑ ہوگا۔ فناری نے سنکر کہا۔ وہ جاہل ہے۔ نماز جنازہ پڑھنا نہین جانتا۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ مجھے شفا دیگا۔ اور پاشا کو اندھا کرکے اوسکی نماز پڑھنے کا بھی بھی موقع عطا فرمائے گا کچھ عرصہ کے بعد خدا نے ملا کو بصیر کر دیا۔ اور پاشا موصوف بصیل و چشم کیئے جانیکی وجہ سے پہلے اندھا ہوا۔ اور پھر مر گیا۔ اور فناری نے اوسکی نماز پڑھائی۔ مورخ نے انکے نابینا ہونیکی ایک روایت یہ بھی لکھی ہے۔ کہ اونہون نے سن رکھا تھا۔ کہ عالم باعمل کی چشم کو خاک نہین کھاتی۔ اونہون نے تحقیق روایت کیلئے

اپنے استاد مولانا علاء الدین اسود کی قبر کو جا کھولا۔ دیکھا تو اسیطرح جسم پڑا ہوا تھا جب قبر کو بند کرنے لگے۔ تو ایک آواز آئی۔ بل صدقت اعمی اللہ بصرک یہ اندھے ہو گئے۔

کہتے ہین۔ کہ ملا فناری اور ملا احمدی ناظم تاریخ اسکندر۔ اور حاجی پاشا مصنف کتاب الشقاء ہمدرس تھے۔ اور شیخ اکمل الدین کے پاس پڑھا کرتے۔ ایکدن ایک ولی اللہ کو ملنے گئے۔ اونہون نے احمدی کی نسبت فرمایا کہ یہ تو شہرہ سخن مین عمر ضائع کریگا۔ اور حاجی پاشا طب مین غلطان پیچان رہیگا۔ فناری کو فرمایا کہ یہ دین و دنیا اور علم اور تقوی کا تاج ہوگا۔ جلال الدین سیوطی انکے شاگرد کے شاگرد ہین۔ اور ابن حجر انکو اکثر علوم کا عالم تسلیم کرتے

ماہ رجب ۸۳۴ھ مین وفات پائی۔ (قاضی محمد سلیمان عفی عنہ۔ از ہڈیا یہ)

مقدس جماعت ندوۃ العلماء اور مرزا حیرت صاحب

مخدومی مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وکیل السلام علیکم

امید ہے کہ ازراہ کرم ان چند سطور کو اپنے نامی اخبار مین درج فرماکر ممنون فرمائین گے۔ کچھ عرصہ سے جناب مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ نے علماء کے خلاف مضامین شایع کرنے شروع کیئے ہین۔ اگرچہ بندہ کو بھی ان مضامین کی بعض حصون سے اتفاق ہے لیکن حد سے بڑھا جو خال وہ آخر مسا ہوا۔ مرزا صاحب کچھ ایسے مغلوب الغضب ہوئے کہ بڑون کے ساتھ نیکون کو بھی لپیٹ دینے لگے۔ اور لگے ہاتھون ندوۃ پر بھی خوب ہاتھ صاف کیا۔ آپ فرماتے ہین کہ جب ندوۃ العلماء قایم ہوا تھا اور اوسکی رپورٹون اور تجویزات کو ہمنے دیکھا تھا۔ تو ہم خوش ہوئے تھے کہ ندوہ ان سرکش ملانون کی خوب خبر لیگا۔ انکی فتوون کو محدود کیا جائے گا۔ مساجد اللہ کا احترام ہوگا۔ اور آئندہ کچھ ایسا انتظام کیا جائیگا کہ یہ ملا لوگ پھر فساد نہ کرسکین گے۔ مگر ندوہ کی کئی سالہ کارروائی کو دیکھکر ہماری امیدون پر پانی پھر گیا۔ اور ہم ندوہ کی طرف سے کچھ ایسے شکستہ خاطر ہو گئے ہین کہ اب ہمین اس سے کوئی امید نہین ہو سکتی۔" اس عبارت سے آگے مرزا صاحب نے حسب عادت گالیون اور سخت الفاظ کا استعمال کیا ہے جس کا جواب اسکے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ عطاء تو بلقاء تو۔ اسکے بعد آپ تحریر فرماتے ہین کہ "ندوہ کی بڑی کارگذاری یہ ہے کہ سال مین ایکبار کہین نہ کہین جلسہ کر دیا۔ مولویون نے مفت کی دعوتین اڑائین۔ اور جتنا روپیہ جمع ہو سکا اپنے گھر لیکر چلے آئے۔" اگر مرزا صاحب چشم انصاف پر تعصب کی پٹی نہ باندھتے تو وہ ہرگز یہ بات زبان قلم سے نہ نکالتے جناب من جتنا روپیہ علماء شرکت جلسہ کیلئے خرچ کرتے ہین۔ اور جس قدر تکلیف سفر وہ برداشت فرماتے ہین اگر سچ پوچھو تو خدا کے سوا کوئی اسکا معاوضہ نہین دیسکتا۔ باوجودیکہ علماء کا گروہ نہایت افلاس کی حالت مین ہے۔ پھر بھی جن کو اسلام کی محبت اور قوم کا درد ہے وہ ہرگز ان تکلیفون کی پرواہ نہین کرتا۔ روپیہ جمع کرکے گھر لیجانیکا بہتان لگانا آپ کی ہی دلیری کا کام ہے ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ ندوہ مین ایک پائی بھی فضول خرچ ہوتی ہے۔ بلکہ آجتک جس قدر بڑی بڑی رقمین ندوہ کو وصول ہوئی ہین۔ وہ سب علماء نے اپنے پاس سے ادا کی ہین چنانچہ مولانا مسیح الزمان خانصاحب مولانا شاہ عبد الواحد خانصاحب شاہجہانپوری کا ہزار ہا روپیہ کی جایداد وقف کر دینا اسکا شاہد ہے۔ ان علماء نفس کی بندون کمیٹی کانگریس مین بہاڑی کے ڈیلیگیٹ بن کر نہین جاتے۔ نہ ایسا کرنیوالے کو اچھا جانتے ہین جناب مرزا صاحب پھر تحریر فرماتے ہین کہ "لکھنؤ مین ایک مدرسہ بھی کھولدیا ہے جسکی وقعت ایک معمولی مکتب سے مطلق زیادہ نہین ہو سکتی۔" آپ جو چاہین اس دار العلوم کو کہین۔ لیکن بڑے بڑے تجربہ کار بزرگان قوم جناب مولانا نواب محسن الملک مہدی علیخان صاحب و نواب وقار الملک صاحب بہادر و نواب امیر حسن صاحب بہادر مجسٹریٹ کلکتہ و سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا پٹنہ و مولانا عبد الرحمن صاحب مقتدائے ملک آسام وغیرہم کا میاب دار العلوم وکیل مین چھپ چکا ہے۔ یہ بزرگوار تو اس دار العلوم کو مسلمانونکی ترقی کا زینہ بتاتے ہین۔ آپ جو چاہین کہین۔ آپ فرماتے ہین کہ سب سے پہلے ندوہ کا یہ فرض تھا۔ کہ تمام ہندوستان مین اسکا ایک ڈونیشن گردش لگاتا اور ہر شہر و قصبہ اور گاؤن مین ان مسلمانونکی ایک فہرست تیار کرتا جو محض کندہ ناتراش ہین مرزا صاحب آپ انصاف سے فرمائین کہ ندوہ کوئی گورنمنٹ ہے؟ یا اوسکو کیمیا بنانی آتی ہے؟ یا قوم نے اور آپ نے

کیا ندوہ کو مالی امور کیطرف سے بے نیاز کر دیا ہے؟ ندوہ کے پاس مقدر سرمایہ کہان ہے۔ جو تمام ہندوستان کا دورہ کرے۔ اگر وہ ایسا کرے بھی تو بہت سے کوتاہ بین کہین گے۔ کہ علماء نے یہ اپنی سیر کا بہانہ بنا رکھا ہے مناسب ہے کہ قوم اس قسم کا فنڈ قایم کرے جس سے علماء مصلح قوم کا گروہ ہر جگہ دورہ کر سکے۔ اور کیا اچھا ہو اگر اوس فنڈ کو مرزا صاحب ہی سب سے پہلے شروع کرین۔ ورنہ ندوہ کو کیا اختیار ہے کہ دوسرے فنڈوں کا روپیہ اپنے کام مین صرف کرے۔

آپ لکھتے ہین کہ "دوسرا فرض ندوہ کا یہ تہا کہ وہ شہروں مین گردش لگاتا اور مقلدوں غیر مقلدوں کو گلے ملاتا" اگر مرزا صاحب کسی جلسہ سالانہ مین شرکت کی تکلیف گوارا فرماتے۔ اور اپنی آنکھون سے مقلد۔ اہلحدیث۔ وہابی صوفی۔ بدعتی وغیرہ وغیرہ کو (افسوس کہ اونہین آجکل انہی القاب سے نامزد کیا جاتا ہے) گلے ملتے دیکھتے۔ اور یہ سب لوگ آپکو شیر و شکر نظر آتے۔ ایک جگہ ان سب کو کہاتے پیتے اور نماز پڑہتے ملاحظہ فرماتے تو آپکو ہرگز ہرگز اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ بلکہ آپ ندوہ کی کرامت کے قائل ہو جاتے کہ اس قدر مختلف الخیال لوگون کا باہم ملجل کر کام کرنا خدائے لایزال کی کمال عنایت ہے۔ حضرت! ندوہ کو خصوصاً اس امر مین زائد از امید کامیابی ہوئی ہے۔ کیا مولانا شاہ امانت اللہ صاحب حوم غازیپوری و جناب مولانا ابو محمد ابراہیم صاحب آروی کا ملاپ۔ (ان دونون بزرگون کی تابع بلا مبالغہ لکھو کہا آدمی ہین) اور ان دونون بزرگون کا خالصاً للہ صلح کر کے مسلمانون پر احسان کرنا پورب مین اکثر اون صحیح نزاعون کا اٹھ جانا۔ میرٹھ مین ہر دو گروہ (مقلد و غیر مقلد) کا عدالت سے مقدمات کا واپس لینا کیا یہ جملہ برکات ندوہ کی طفیل حاصل نہین ہوئین۔ آپ دہلی سے نکلکر ندوہ کی برکات ملاحظہ کرین اور دیکھین کہ ندوہ نے بیجا تعصب کی کہان تک بیخکنی کی ہے۔ کاش آپ ندوۃ العلماء کی روئداد جلسہ پنجم کے دیکھنے کی تکلیف گوارا فرماتے تو آپ کو اس مونہ زوری کی ہرگز جرأت نہ ہوتی پھر آپ لکھتے ہین کہ "چوتہا فرض ندوہ کا یہ تہا کہ مسلمانون کے یتیم بچون کی نگرانی کرتا اور انہین عیسائیون کی پھندے سے بچاتا" جناب من اگر آپ قرحات پر خاک نہ ڈالتے اور ذرا بھی انصاف سے کام لیتے تو جانبجو معلوم ہو جاتا کہ ندوہ نے کانپور مین ایک بہت بڑا یتیم خانہ کھولا ہوا ہے جسکی نسبت حکام گورنمنٹ نے اور دیگر باخبر اصحاب نے نہایت تسلی بخش رائین دی ہین۔ اور اسکی ترقی کی امید ظاہر کی ہے۔ اس کام مین بھی قوم کا قصور ہے۔ ورنہ ندوہ نے اپنے فرض سے بوجہ احسن سبکدوش ہونے کی کوشش کی ہے۔ قومی ہمدردی کا زبانی دعوی کرنا اور ہے اور عملی اور جس کے دل مین قوم کا درد ہو اوس کو ہر ایک فرد قوم آنکھون کا تارا اور دل کا چین نظر آتا ہے خواہ قوم اوسے کتنا ہی ستائے وہ ہرگز ناراض نہین ہوتا۔ اور نہ اونکو اپنا دشمن جانتا ہے چنانچہ ندوہ نے اسکا پورا ثبوت دیا کہ مخالفون نے گالیان دین تبرا کہا۔ کفر کے فتوی لگائے۔ نہایت غیر مہذبانہ اور گندہ الفاظ بکے۔ لیکن اونکے لیئے دعائے ہدایت کرنیکے سوا ندوہ نے اور کچھ جواب دینا پسند نہ کیا۔

ہم نہین جانتے کہ ایڈیٹر کرزن گزٹ کے نزدیک ہندوستان مین کونسا کام مسلمانون کے لیئے مفید ہے؟ نہ تو آنجہانی محمڈن یونیورسٹی کیلئے زور دیا نہ انجمن حمایت اسلام لاہور کیلئے نہ کبھی کسی اور قومی کام کیلئے ندوہ کو تو وہ کچھ جانتے ہی نہین۔ ہان کرزن گزٹ اور اپنی ایجاد کردہ دوکان کا ہمیشہ رونا ہوتا ہے۔

ہم خدا نخواستہ کرزن گزٹ کے بدخواہ نہین۔ لیکن کیا دنیا مین انکی سوا اور کوئی مفید کام ہی نہین ہے؟ کاش کہ وہ کبھی حجاز ریلوے کی بابت قوم کو مفید مشورہ دیتے اور زور دار الفاظ مین قوم سے اپیل کرتے کہ یہ کام دین و دنیا کی بہلائی کا موجب ہے۔ آخر مین ہم یہ کہنے سے باز نہین رہ سکتے۔ کہ جو طریقہ جناب مرزا حیرت صاحب نے اصلاح علماء کا اختیار کیا ہے۔ وہ ہرگز مناسب نہین۔ کبھی کوئی شخص گالیون سے مانا ہے نہ مانیگا۔ بلکہ وہ طریقہ واجب التعمیل ہے جو پروردگار نے فرمایا ہے "ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ و جادلہم بالتی ہی احسن" مرزا صاحب اگر اصلاح چاہتے ہین تو نرمی اختیار کیجئے۔ درد دل ہی تو کچھ اور دن کو دلون مین بہی درد پیدا کیجئے۔ وقت اور مال قوم کیلئے صرف کیجئے۔ رات دن خدا کی درگاہ مین عاجزانہ دعا کیجئے۔ کہ خدا ہم سب کو چشم بینا عطا فرمائے۔ ورنہ اور کافر گر مولویون کیطرح آپ بھی ایک کافر گر ایڈیٹر ہون گے اور بس۔ اگر میری تحریر سے جناب کو کچھ صدمہ پہونچے تو برائے خدا مجھکو معاف فرمائین مینے آپکی مفصلہ مقاصد ندوہ بھی دیکھی ہین جو آپنے بمبئی مین تصنیف فرمائی تہی۔ والسلام۔ (راقم نیازمند غلام محمد از شملہ متصل مارکٹ)

مسلمان اور تعلیم

اگرچہ اس مضمون پر ہزارون تقریرین اور تحریرین ہو چکی ہین اور مجھ سے کہین زیادہ قابل اور تجربہ کار بزرگون نے اسپر غور و خوض فرمایا ہے لیکن یہ ایسا اہم اور وسیع مسئلہ ہے کہ مین کہہ سکتا ہون کہ ؎ گرچہ بسیار گفتیم درین باب سخن اندکے پیش نگفتیم ہنوز از بسیار۔ اور یہی خیال مجھے جرأت دلاتا ہے کہ مین بھی اپنے کچھ خیالات جو ہیچ صحیح ہون یا غلط۔ نہ اسغرض سے کہ مجھے نامنگاری کی عزت حاصل ہو۔ بلکہ محض خالصۃً للقوم۔ قوم کے سامنے پیش کرون مجھے امید ہے کہ بزرگان قوم ان خیالات کو بنظر توجہ ملاحظہ فرماوین گے۔ اور اگر میری رائے مین کوئی نقص پاوین تو مجھے معاف فرمائین گے۔

میرے نوتعلیم یافتہ بہائی اکثر یہ خیال کرتے ہین کہ گزشتہ ۲۰ برس کے عرصہ مین ہم مسلمانون مین ترقی پر شروع ہو گئی ہے۔ اور ہم زمانہ کی ضرورتون کو سمجھکر شاہراہ ترقی پر آہستہ آہستہ قدم بڑہا رہے ہین اور بعض لوگ اس خیال کے بھی ہین جن کے نزدیک ہنوز اگر ترقی نہین کی تو تنزل بہی نہین کیا ہے وہ کہتے ہین کہ مرحوم سرسید احمد خان بہادر کی مساعی جمیلہ ہمارے اور تنزل کے درمیان سد سکندری بنکر حائل ہو گئی ہین اور اب آگے بڑہنا ہمارا کام ہے۔ ان ہر دو فریق مین سے گروہ اول کی نسبت تو میرا خیال ہے کہ وہ سخت غلط فہمی مین پڑے ہوئے ہین۔ وہ راستہ جسپر وہ گامزن ہوئے ہین۔ اور اطمینان اور ظاہری ترقی کی ہوا کہاتے پھرتے ہین ہرگز شاہراہ ترقی نہین ہے۔ فرقہ ثانیہ کی رائے اگرچہ کسیقدر صحیح ہے۔ لیکن پھر بھی وہ فی الجملہ غلطی پر ہین ترقی مثل اوس بھول بھلیان کی ہے جس مین ہر ایک شخص ایک نیا راستہ سوچکر اور اوسے ٹہیک سمجھکر قدم رکھتا ہے۔ مگر بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہین جو فی الواقع منزل مقصود کو پہونچتے ہین۔ ترقی کا لطیف چشمہ ایک بڑے دشوار گذار ریگستان مین واقع ہے۔ اور اسمین سراب کی دلچسپ نمائشی نظارہ پر اکثر تشنہ لب رہ ہو کا کہا کر اصل چشمہ کا پتہ نہین پاتے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک ہزارون تجاویز سوچی گئین۔ لیکن آجکل کی علمی کارروائیون سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک کسی تجویز کو پوری کامیابی نہین ہوئی۔ خدا امید کا بھلا کرے اسمین شک نہین کہ اوس بیچارے بڈھے نے بہت بڑا کام کیا۔ چنانچہ غدر کے واقعہ کے بعد مسلمانون کو سنبھالنا اونہی کا کام تہا۔ ورنہ ایسی حالت مین جب کہ گورنمنٹ ہمارے یعنی سے بدگمان ہو گئی تہی۔ اور بدگمانی ہی نہین بلکہ یہ سمجھا گیا تہا کہ مسلمان فطرتاً باغی لوگ ہوتے ہین اگر ہمارے ساتھ وہی سلوک کیا جاتا جو ریڈ انڈین قوم کے ساتھ امریکہ مین کیا گیا تو کچھ بعید نہ تہا۔ مگر سرسید نے ضامن ہو کر بچا لیا۔ اور آئندہ فسادات کے اندیشہ کو خاتمین کے دل سے مطلقاً دور کر دینے کیلئے مسلمانون مین انگریزی زبان کو رائج کیا۔ اسمین کچھ شک نہین کہ وہ اس مقصد مین پورے طور پر کامیاب ہوئے۔ مگر یہ مین ہرگز تسلیم نہ کرونگا۔ کہ جو علی کام اونہون نے کئے ہین وہ ہماری ترقی کیلئے کافی ہین۔ جو کام اونہون نے کیا وہ علی الظاہر دنیاوی ترقی کیلئے کافی ہے مگر اصلی ترقی جو ایک شے ہے۔ وہ ہرگز نہین ہو سکی جب تک کہ تشیید دینی ہر شخص کے ملحوظ خاطر نہ ہو۔ ہم دیکھتے ہین کہ دینی امور مین روز بروز تنزل اور کمی ہوتی جاتی ہے۔ ہماری نوجوان جوئی روشنی کی چکاچوندہ مین پڑ گئے ہین تاریخ اسلام سے تو وہ محض بیخبر ہین۔ اپنے یا کسی دین کی اصول حقہ سے بالکل ناواقف ہین۔ اونہون نے جو یورپ مین تاریخین دیکھی ہین اونمین وہ یہ پاتے ہین کہ جب تک دیگر اقوام کے لوگ اپنے مذہب کی پابندی کرتے رہے وہ ترقی نہ کر سکے۔ یہ دیکھکر وہ سمجھتے ہین کہ ہم بھی جب ہی ترقی کرین گے جب کہ اسلام کے اصول کو توڑ کر آزادی مطلق کو کام مین لاوین گے۔ افسوس صد افسوس۔ وہ یہ نہین جانتے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو مانع ترقی نہین بلکہ باعث ترقی ہے۔ اور مین کہتا ہون کہ جب تک اسلام پر ہملوگ پورے طور سے کاربند نہ ہونگے۔ ہرگز ہرگز ترقی نہین کرینگے اور غضب تو یہ ہے کہ اکثر حضرات اسکو تسلیم تو کر لیتے ہین۔ مگر عملی طور پر اوس کے موافق کام نہین کرتے۔ زبانی عقیدہ تو یہی ہوتا ہے۔ مگر انکے افعال محض خودرائی پر دال ہوتے ہین۔ گویا زبان انکی دل کی ترجمان نہین یا انکا دل انکے افعال پر کچھ اثر نہین کرتے۔

اسکی وجہ صاف اور بین ہے میرے نزدیک یہ لوگ قابل رحم اور معذور ہین۔ اسلئے اونہین دینی واقفیت نہین ہوتی۔ جو انکی حق مین سم قاتل ہے۔ اور تعلیم انگریزی کا انپر برا اثر پڑتا ہے۔ آجکل ممالک مغربی و شمالی مین مدارس اسلام علیگڈہ۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ وغیرہ کئی ایک قسم کے ہین۔ مگر طریقہ تعلیم ہر جگہ کے مختلف۔ نہین ایکدوسرے کے ساتھ جیسی چاہئے ہمدردی نہین انکے اصول جدا مقاصد جدا۔ اغراض جدا۔ کوئی محض مذہب کو لے دوڑا ہے۔ کوئی دنیا کو لیکر جا رہا ہے

مذہب اور معاشرت دو بالکل مبائن اور علیحدہ چیزین تصور کیگئی ہین۔ میری رائے مین اِن تمام درسگاہون مین مدرسۃ العلوم علیگڈھ سب سے عمدہ اور بہتر ہے۔ اگرچہ یہانکی تعلیم ویسی نہین جیسی کہ ہونی چاہیئے تاہم غنیمت ہے اور مسلمان اگر متفق ہو کر اوسکی مدد کرین تو بیشک حسب دلخواہ تعلیم ہو سکتی ہے۔

میرے نزدیک بچونکی تعلیم کا سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ جب وہ پانچ برس کی ہون تو اونکی بسم اللہ ہونی چاہیئے۔ اور اونکو اردو۔ فارسی۔ عربی اور علی الخصوص دینیات پڑھانی چاہیئے جب وہ چودہ برس کی ہون اور تمام اسلامی ضروریات سے واقف ہولین تو اونکو انگریزی تعلیم دینا چاہیئے۔ اسلیئے میری خواہش ہے کہ ندوۃ العلماء وغیرہ جو اس قسم کے مدارس ہین اون سب کو مدرسۃ العلوم مین ملجانا چاہیئے۔ مختلف شہرون مین اسکی شاخین قایم ہونی چاہئین۔ اور اونکی اصول یہ رکھے جائین کہ چھوٹے چھوٹے مگر عمدہ مدرسے قایم ہون جہان مسلمان بچون کو ابتدائی تعلیم دیجاوے۔ اور وہ تعلیم عربی و فارسی اور اردو مین ہونی چاہیئے خصوصاً علم دین پر زور دینا چاہیئے۔ کیونکہ ہمکو اسکی سخت ضرورت ہے۔ اسکے بعد جو طالب علم اون سکولون کے درجے پاس کرلین وہ سب علیگڈھ مین آکر انگریزی پڑھین۔ اسبارہ مین ندوۃ العلماء کے ناظمین اور علیگڈھ کالج کے ٹرسٹی غور فرماکر اسمین ملجادین۔ اور اصول متذکرہ بالا پر متفقہ کوشش سے کام کرین۔

جبتک کہ ایسا نہ ہوگا۔ ہرگز امید نہین ہو سکتی کہ مسلمان ترقی کرینگے۔ مدرسۃ العلوم مین دینیات ہوتی ہے مگر بوجہ کورس کی زیادتی وغیرہ کے اسپر پوری توجہ کرنا نہایت مشکل بات ہے۔ لہذا اگر مسلمانون کی قوم کے حلمی اور بزرگ اونکی بچے ہی خواہ ہین۔ اگر اونکے دلمین سچا جوش اسلام موجزن ہے۔ تو اونہین متفق ہو کر کوشش کرنی چاہیئے۔ علیگڈھ کالج مین پہلے دو ڈپارٹمنٹ تھے۔ اورینٹل اور انگلش میری رائے مین اورینٹل ڈپارٹمنٹ کو ندوۃ العلماء کا صدر مقام ہونا چاہیئے۔ اور اوسکو پھر زندہ کرکے چلانا چاہیئے۔ ہمکو ذاتیات کا خیال ترک کردینا چاہیئے۔ ہر شخص کو خواہ وہ بڈھا ہو یا جوان۔ انگریزی دان ہو یا غیر انگریزی دان۔ وہ کام کرنا چاہیئے جو قوم کیلئے مفید ہو۔ اور جب تک اتفاق اور بے نفسی کی روح ہم مین پیدا نہ ہوگی۔ ہم ایسے ہی مردہ رینگتے جیسے کہ ہین۔ بلکہ دن بدن سڑینگے گلینگے اور خاک مین ملجاوینگے۔ تعلیم نسوان کے متعلق اپنے خیالات آئندہ ظاہر کرونگا۔ راقم (انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال)۔

ایک خوبصورت بائیسکل سوار کا دل

یارک شائر گرنٹ کی ایک پوسٹر سے ایک بائیسکل پر سوار ہونیوالی عورت نے یون کہا۔ پچھلے ستمبر مین مینے دیکھا کہ مین بائیسکل کی سواری کی ورزش کی لائق نہین رہی اسلیئے اسسے کنارہ کرتے ہوئے مجھے بڑا رنج ہوا۔ مگر اسکے سواء کچھ چارہ بھی نہ تھا جب مین سوار ہوتی تو میرے دلکی قریب صدمہ ہوا کرتا۔ اور پچھلے نومبر مین میرے سر اور چھاتی مین بڑا سخت درد ہونے لگا۔ اور بعض وقت تو مین دیوانہ ہو جاتی۔ مجھے غشیا۔ اور درد عصبی کی مرضین تھین۔ مجھے نیند نہ آتی۔ کچھ کھایا نہ جاتا اور بُری حالت ہو رہی تھی۔

مینے مختلف دوائین استعمال کین مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ میرے دل مین بڑا درد ہوتا تھا۔ مین نہین جانتی تھی کہ کیا کرون۔ مگر خوش قسمتی سے میرے پاس ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز فار پیل پیپل کی سفارش کیگئی۔ مینے ان گولیون کی نسبت بہت کچھ سنا تھا۔ کیونکہ کئی شخصون نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔ اور میرے ایک چچازاد نے بھی کہا تھا کہ مجھ سے بڑا فائدہ ہوا ہے پس مینے بھی انکے استعمال کرنیکا ارادہ کر لیا۔

تو پھر کیا نتیجہ تمہین معلوم ہوا۔

لیڈی نے جلدی سے جواب دیا۔ مین اسوقت بہت تندرست ہون۔ ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز ابھی مینے تھوڑی ہی کھائی تھین کہ مجھے فرق معلوم ہوا۔ آجتک مین دو بکس کھا چکی ہون۔ اور مین اب بالکل تندرست ہون مین اب اپنے بائیسکل پر بیس میل کا سفر کر سکتی ہون۔ تمام دردین جاتی رہی ہین۔ اور مین حسب معمول اپنا کام کاج کرتی ہون۔ کل ات مین ناچی اور اس ورزش سے مجھ پر مطلق اثر نہین ہوا۔

تیز ورزش کمزور دل پر اثر کیا کرتی ہے۔ اور انیمیا کی عام علامت کمزور دل ہے غفلت سے ممکن ہے کہ کوئی دل کا مرض ہو جائے۔ انیمیا کو دور کردو تو مثال مذکورہ کیطرح دل پر قوی ہو جائیگا۔

ڈاکٹر ولیم کی پنک پلز سے تمام امراض رفع ہو جاتی ہین۔ جو ضعف اعصاب اور کثرت محنت سے یا گرم ملکون مین رہنے سے پیدا ہوئی ہون۔ مثلاً گلبر کی شکایات اور ملیریا اور دیگر بخارات کے بعد کا ضعف۔ نہدرہ۔ لوکوموٹر ائے ٹکسی (آخر الذکر کو تو عام ادویہ سے کبھی صحت ہی نہین ہوتی) عرق النساء۔ رعشہ۔ امراض نخاع۔ سر درد عصبی امراض قلب اور وہ امراض جو خون کی کمی اور کمزوری سے پیدا ہوتی ہین۔ مثلاً انیمیا۔ دق۔ رنج مفاصل بدہضمی۔ دم پھولنا۔ اختناق الرحم۔ زنانہ امراض اور چہرہ کی زردی اور دبلا پن۔ یہ گولیان (بنائی تو زن و مرد ہر دو کیلئے ہین۔ مگر عورتون کی امراض مخصوصہ مین بہت مفید ہین) تمام متعزز دوا فروش بحساب عارفی ڈبیہ یا چھ ڈبیہ ۲/۱۳ روپیہ کو فروخت کرتے ہین۔ انکی بجائے اور دوا جو کھلی یا بند بکتی ہو بالکل نکمی ہے۔

ڈاکٹر ولیم میڈیسن کمپنی ۲۰ مودی سٹریٹ۔ ۲۷ کالبا دیوی روڈ بمبئی۔ ۵۸ کینگ سٹریٹ کلکتہ۔ تمام ہندوستان برما اور لنکا مین ڈاکٹر ولیم میڈیسن کمپنی کے ایجنٹ ہین۔

ایک دیہاتی لوہار نے اپنی چھوٹے لڑکے کی جان بچائی

کونیو یارک کا مشہور دیہاتی لوہار یون بیان کرتا ہے کہ ہمارا چھوٹا لڑکا جس کی عمر پانچسال کی تھی ہمیشہ مرض سرفہ مین مبتلا رہتا تھا۔ اور بعض وقت تو مرض کا یہ زور ہوتا کہ ہمین خطرہ ہوتا کہ یہ مر جائے گا ہم نے ڈاکٹر سے مشورہ کیا۔ اور بہت سی دوائین استعمال کین۔ مگر اب تو ہمارا کل انحصار چمبرلین کی کف ریمیڈی پر ہے

Chamberlain's Cough Remedy

معلوم ہوتا ہے کہ اس سے ملیظ بلغم تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور جب کروپ کے آثار ظاہر ہوتے ہین۔ تو ہم نے دیکھا ہے کہ متواتر خوراکین دینے سے قبل اسکے کہ مہیب مرض جا گیر ہو صحت ہو جاتی ہے۔ یہ دوا دینے مین کوئی خطرہ نہین کیونکہ ہمین افیون یا کوئی مضر صحت دوا نہین۔ اور جس اعتبار سے کسی جان کو دیجاسکتی ہے اسکے بہر سے بچہ کو بھی پلا سکتے ہین۔ یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ حال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے۔

مسٹر ای ایس نیپس سکنہ پوٹیوآرک کہتے ہین کہ مین نے چمبرلین کی تو نچ ہیضہ اور اسہال

کی دوائی استعمال کی

Chamberlain's Colic, Cholera & Diarrhoea Remedy

اور اسے بڑی دوا پاتا ہون۔ اسنے مجھے ..... سے صحت دی ہے۔ مین اس کی تعریف نہین کر سکتا۔ جو لوگ اس دواء کو استعمال کرتے ہین۔ اگر وہ اسکی تعریف نہ کرین تو بھی انکی رائے اسکی نسبت اچھی ہوتی ہے جس قدر جلدی سخت سے سخت مرضون کو اس سے صحت ہو جاتی ہے اسکی باعث یہ ہر جگہ محبوب ہے۔

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے۔

محاربۂ چین

لنڈن - ۲۴ - اکتوبر - شنگھائی میں برٹش کے عام خیالات انگلو جرمن عہدنامہ کی تائید میں ہیں - بعد کی تار برقی مظہر ہے کہ جنرل گیسلی کیپل کو پاؤنگفیو کیطرف کوچ کرتے ہوئے ایک چٹھی ملی جو پرنس توان کی طرف تھی جسمیں یہ حکم تھا کہ یورپی افواج کو دلدل میں غارت کردو - ہتھیار سرکار دیگی -

۲۵ - اکتوبر - ٹائمز کا نامہ نگار پکین بیان کرتا ہے کہ مخفی چین بالکل خود مختار نہیں ہے - بلکہ اصل میں وہ ٹنگ فیوز یانگ افسر افواج چین کی زیر اثر ہے معلوم ہوا ہے کہ سفرائے دول یورپ صلح کی بنیادی بات چیت طے کرکے اسے الٹی میٹم کی شکل میں پیش کرینگے - چین نے اگر بات مان لی تو خیر ورنہ اعلان جنگ کردیا جائیگا - اس سے بعد کا پیغام تار یہ ہے کہ آسٹریا نے بھی اسبات کا اعلان شایع کردیا ہے کہ انگلو جرمن عہدنامہ کی شرائط ہمیں منظور ہیں -

۲۶ - اکتوبر - جنرل گیسلی کا متفقہ کالم ۱۹ - ماہ حال کو پاؤنگفیو پہنچا - وہاں اونھوں نے فرنچ و برٹش شہزادوں اور چند یورپین انجنیروں کو صحیح سلامت پایا - بعد کی تار - جاپان نے تجویز کی ہے کہ صلح کی بات چیت فی الحال دول سفرائے دول پر چھوڑ دیجائے - جو پکین میں مقیم ہیں - جرمنی اور امریکہ نے یہ بات منظور کرلی ہے اور برطانیہ بھی غالباً نا منظور نہ کریگا - کیاچو کی قریب مقام کومی پر بوکسروں اور جرمن افواج بحری کا مقابلہ ہوا دو سو بوکسر مارے گئے -

لنڈن - ۲۶ - اکتوبر - سرکلوڈ ملڈانلڈ پکین سے جاپان کو روانہ ہوئے ہیں - بعد کی تار انگلو جرمن عہدنامہ سے اٹلی بھی متفق ہوگیا ہے - ایک ہزار جرمن روسی اور فرانسیسی پکین سے چلے گئے ہیں تاکہ پکین کی راہ آمد و رفت کو مستحکم اور محفوظ کریں - جہاں بوکسر دھمکیاں دیتے ہیں - اس سے بعد کی تار - ذخائر رسد - سلحہ جنگ - اور خزانہ کی بڑی بڑی مقداریں ہنگٹسن سے امپیریل کوٹ (دربار شاہی) کو بھجوائی جارہی ہیں - اور چینی فوجیں چستی اور ہوشیاری سے فوجی قواعد کررہی ہیں -

۲۷ - اکتوبر - پرنس چنگ اور لی ہنگ چنگ نے سفارت ہائے دول کے پاس حکم شاہی بھیجا ہے کہ شہزادوں اور وزراء کو انکی خطاؤں کے مطابق سزا دیجائیگی - اور یہ دریافت کیا ہے کہ دول یورپ کس قسم کی سزا دلوانا چاہتی ہیں ؟ پرنس توان اور پرنس چوانگ دربار شاہی چھوڑ کر چلدیئے ہیں -

ایضاً - سر آئی سیٹو پکین میں اپنے عہدہ کا چارج دیدیا مہاراجہ سندھیا پکین پہنچگئے - اور جنرل گیسلی کو سٹاف میں شامل کیے جائینگے - بنگال لانسرز نے سرکلوڈ ملڈانلڈ کو پکین سے ٹنگچو پہنچا دیا ہے - جنرل کیمپبل کو اپنی فوج کے لئے مزید رسد کی ضرورت ہے - کچھ ایسا سامان نظر آتے ہیں کہ پاؤنگفیو کی مہم خلاف توقع طول کھینچیگی - ٹائمز کا نامہ نگار پکین بیان کرتا ہے کہ پاؤنگفیو کی کمانڈروں نے غلطی نہیں دیا - دیتے نرمی کا سلوک کیا - اور شہر کی وقعت کا زیادہ تر لحاظ کیا -

۲۸ - اکتوبر - قبل اسکے کہ روسی موکڈن پر قابض ہوں بوکسروں نے چار سو عیسائیوں کو قتل کیا

لنڈن - ۲۸ - اکتوبر - سفرائے دول غیر کی ایک مجلس میں جو پکین میں ہوئی سب نے اس بات کو تسلیم کیا کہ جو بڑے بڑے چینی سرغنے جنہوں نے گذشتہ حوادث کرائے ہیں سب قتل کئے جانے چاہئیں -

موکڈن میں روسیوں نے تمام بڑی بڑی عمارات اور میگزینوں کے تلے سرنگیں کھدی ہوئی پائیں جنکو بجلی سے ملایا ہوا تھا - روسی فوج اور شہر کے پھٹنے کی صرف یہ وجہ ہوئی کہ حملہ نہایت پھرتی سے کیا گیا - تبدکی خبر ہے کہ موکڈن میں روسیوں نے شاہی قبروں اور بے بہا قدیم خزانوں کو بچا لیا - سرایوٹر کی ایک مراسلت سے جو پاؤنگفیو سے مورخہ ۲۰ ماہ حال ہے واضح ہوتا ہے کہ بعد قبضہ کرنیکے جنرل گیسلی مع اپنے سٹاف کے ہر ایک قوم کے تیس سوار و پیادے اردل میں شہر کے مختلف محلوں سے ہوتے ہوئے گذرے اور بعد میں شہر کو چار منطقوں میں تقسیم کردیا - جنمیں ہر قوم کے سپاہی بطور پولیس متعین کئے گئے اور جرمن جنرل وائیکن کل کے افسر اعلے ہیں - خزانہ میں ۴۷ ہزار تائل (Taels) ملے -

۲۹ - اکتوبر - پاؤنگفو کے خزانچی کا مشنریوں کی ایذا رسانی کے جرم میں دول متفقہ کورٹ مارشل کریگی -

۳۰ - اکتوبر - جنرل وان والڈرسی کی ہدایت کے بموجب برٹش افواج مقیمہ پاؤنگفیو کچھ پکین کو اور کچھ ٹنگچو کو واپس چلی آئینگی -

محاربۂ ٹرانسوال

لنڈن - ۲۴ - اکتوبر - جنرل فرنچ کو مقام کروپنیا سے ہیتھیل کیطرف کوچ کرتے ہوئے بویروں سے متواتر مقابلہ پیش آیا جسمیں اونکو چھتیس سپاہی مارے گئے - جنرل اسٹل صاحب بلوئمہوف کیطرف جارہے تھے - اونکا بھی بویروں نے بڑی تندی سے مقابلہ کیا - جنرل موصوف کی بھی ۱۶ - آدمی اثنا کوچ میں زخمی ہوئے - زیرسٹ کی قریب دشمن نے ایک برٹش بدقہ پر حملہ کیا اسمیں بھی دس آدمی مارے گئے مقام فریڈرک سٹڈ میں جنرل بارٹن کے کیمپ پر بھی حملہ ہوا - اور اسمیں بھی ۲۴ سپاہی برٹش فوج کے ضایع ہوئے - بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ ولزلی نے غالباً آخر دسمبر تک وار آفس میں رہنا منظور کرلیا ہے کیونکہ لارڈ رابرٹس ابھی کچھ عرصہ کیلئے اور جنوبی افریقہ میں رک گئے ہیں -

۲۵ - اکتوبر - لارڈ رابرٹس کی رپورٹ مظہر ہے کہ حال کی لڑائیوں میں ہماری دو لفٹنٹ مقتول ہوئے اور تین مجروح -

۲۶ - اکتوبر - قصبہ فلپولس جو کئی روز سے بویروں کے قبضہ میں تھا - کل شام کو ایک دستہ نے اسے چھڑا لیا - اور دشمن کو نکالدیا - بیان کیا جاتا ہے کہ دشمن کا بڑا نقصان ہوا - جنرل فرنچ کو ہیتھیل سے ہیڈلبرگ کیطرف کوچ کرتے ہوئے تھوڑی بہت لڑائی روز کرنی پڑی لفٹنٹ کالورٹ مارے گئے -

لنڈن - ۲۶ - اکتوبر - جیکیسڈل سخت مقابلہ کے بعد بویروں نے قبضہ کرلیا ہے محصورین کا بڑا بھاری نقصان ہوا - سنا جاتا ہے کہ لارڈ رابرٹس کے چلے جانیکے بعد عارضی طور پر لارڈ کچنر انکی قایم مقام ہونگے - ایک خفیہ خط و کتابت شایع کیگئی ہے جو جنگ چھڑنے سے پہلے پریزیڈنٹ کروگر اور سلطنت نیدرلینڈز کے درمیان ہوئی تھی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت نے کروگر کو بتائید جرمنی مسٹر کروگر کو یہ صلاح دی تھی کہ معاملہ میں سلامت روی سے کام لینا چاہئے -

۲۷ - اکتوبر - بعد کی خبر مظہر ہے کہ جیکیسڈل میں بویر پسپا کردیئے گئے تھے کیپ ٹاؤن ہائیلینڈرز کا ایک دستہ جو اسکا محصور تھا اسکو ۵۲ میں سے ۳۴ - آدمی مارے گئے - کل بویروں نے نٹال پر حملہ کیا - ایک پل اڑا دیا اور وریج بینک سٹیشن کے قریب ..... مال گودام ..... کو ..... تباہ کیا اور بچکر بھاگ گئے - سپاہی جو کیپ کالونی میں فریزبرگ سٹیشن کی گارد سے متعلق تھے کل رات کو دشمن نے انہیں بندوق کا نشانہ بنایا - بویروں نے نارو اسپونٹ کے شمال کیطرف ریل تباہ کردی کہتے ہیں کہ سابق پریزیڈنٹ فری سٹیٹ مسٹر سٹین اور چند افسر فوریسبرگ میں پہنچے ہیں - اور اونکو دار الخلافہ بنانیکا اعلان کیا گیا ہے

ایضاً - پریٹوریہ کی ایک مراسلت مورخہ ۲۵ اکتوبر مظہر ہے کہ اسبات کا باضابطہ اعلان کردیا گیا ہے کہ ٹرانسوال برٹش گورنمنٹ کا ایک علاقہ ہے - اور اس تقریب جو جلسہ ہوا اسکا سین نہایت موثر تھا - جنرل بارٹن نے فریڈرک سٹاڈ پر ڈیویٹ کی فوج کو پراگندہ کردیا - اور بڑا بھاری نقصان پہنچایا - میتھوں نے بویروں کو زیرسٹ سے نکالدیا - انکے ۳۹ - آدمی اور بیس چھکڑے گرفتار کرلئے -

ایضاً ۲۸ - اکتوبر - جنرل بارٹن نے بروز پنجشنبہ ڈیویٹ کو جس لڑائی میں شکست دی اسمیں سکاٹس فیوزیلیئرز کے کپتان بیلی اور انکی بارہ سپاہی مقتول ہوئے اور چھ افسر اور تالیس آدمی مجروح - ایک افسر نو آبادی اور ۱۵ سوار فلپولس اور سپرنگ فونٹین کے درمیان بھیجے ہوئے تھے جو سوائے سات کے سب پکڑ لئے گئے - بعد کی تار برقی مظہر ہے کہ فریڈرک سٹاڈ میں جن تین بویروں نے اطاعت قبول کرچکنے کے بعد فائر کیا تھا فوراً توپ سے اڑا دیئے گئے - بریگیڈیر کچنر نے کروگرز پورٹ میں دشمن کی ایک مورچہ پر قبضہ کرلیا ہے کئی بویر مقتول اور گرفتار ہوئے - ہمارا کچھ نقصان نہیں ہوا - یوٹیلینڈر پناہ گیروں نے اس بنا پر الیکشن پھیلا رکھی ہے کہ ہمیں اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جانیکی اجازت دینے میں کیوں دیر لگائی ہے ؟ باوجودیکہ میر انکو یہ صلاح دیتا ہے کہ تم ابھی ذرا اور صبر کرو تاہم اونھوں نے کیپ ٹاؤن میں ایک بڑا جلسہ کیا اور اسمیں یہ رائے قطعی طور پر قایم ہوئی کہ حضور ملکہ معظمہ کی خدمت میں عرضداشت بھیجی جائے -

لنڈن - ۲۸ - اکتوبر - جو محصورین فلپولیس میں بویروں کا مقابلہ کرتے رہے وہ صرف تیس تھے - اور زیادہ تر سویلین تھے - انمیں سے تین مارے گئے - بارہ زخمی ہوئے - آخر میں انکے پاس پانی کا ذخیرہ نہ رہا تھا اس لئے

ہندوستان کی خبریں

لائل پور میں ۱۹ ماہ حال سے عدالت منصفی کھولدی گئی ہے۔ یہ ابھی آزمایشی طور پر چھ ماہ کے لئے کھولی گئی ہے۔ لالہ ہردیال بی۔ اے منصف مقرر ہوئے ہیں۔ لائل پور گزٹ

کالائبل کیس خارج از عدالت طے ہوگیا۔ پروپرائٹر کو معافی نامہ چھاپنا پڑا۔ شہر لائیلپور کی آبادی اور روز بروز بڑھ رہی ہے اسوقت یہاں دس ہزار آدمی بستے ہیں۔ لوکل پوسٹ آفس میں دوسری ڈیلیوری ہونے سے پبلک کو بڑی تکلیف ہے امید کہ پوسٹ ماسٹر جنرل بہادر توجہ فرمائینگے۔ جنیوٹ روڈ سٹیشن کا مارکیٹ جو سانگلا اور لائیلپور کے درمیان واقع ہے اسکی توسیع ہونیوالی ہے زمین کے قطعے دوکانوں اور گھروں کے لئے یکم دسمبر کو افسر نوآبادی پنجاب کے دفتر میں نیلام ہونگی +

نیشنل کانگرس کے سولھویں سالانہ جلسے کیلئے والینٹروں کی ایک میٹنگ ۲۵ کو بھارت انشورنس کمپنی کے احاطہ میں بصدارت لالہ چپت رائے منعقد ہوئی۔ بابو آر سی دت نے جلسہ کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اپنے ایک مضمون میں نیشنل کانگرس کی اہمیت بتفصیل بیانکی۔ حاضرین کو اسبات پر روز سے توجہ دلائی کہ سب سے بڑی ضرورت تو اسکی ہے کہ کانگرس میں شرکت کیجائے۔ اور بھی دو تین صاحبوں نے سپیچیں دی اور ان سب کا قریب قریب یہی منشا تھا کہ جسقدر زیادہ ڈیلیگیٹ ہوسکیں دور و نزدیک مقامات سے آکر شریک اجلاس ہونے چاہئیں۔ خواہ وہ کسی حال میں ہوں۔ چنانچہ گیارہ والینٹروں کی کمیٹی تو اسی جگہ قایم ہوگئی +

مداخیل جرگہ گوشمالی کے متعلق وکیل میں سابقاً ذکر آچکا ہے۔ ہمعصر ٹریبیون لکھتا ہے کہ انکی مورچوں اور بچاؤ کی جگہوں کا تباہ کر دینا تو خیر ایک بات بھی ہے مگر انکی تمام فصلوں کو کاٹ ڈالنے کا مقصد سمجھ میں نہیں آتا کہ جسکے اسکے اور کچھ ہو کہ یہ بات ان لوگوں کے دل میں جم جائے کہ جس قسم کی شرارتیں ہم کرتے ہیں سرحدی حکام بھی انپر قادر ہیں اور بدلے میں ہماری ساتھ وہی شرارتیں کرسکتے ہیں۔ یہ تجویز بیشک قابل تحسین نہیں اور اس سے انکی شرارتوں کا علاج ہونیکے بجائے اور الٹا اثر پڑیگا جب مداخیل جسقدر جو بیچ پٹھانوں کی تمام فصلیں کاٹ لی گئیں تو وہ گذارہ کسطرح کرسکتے ہیں سوائے اسکے کہ لوٹ کھسوٹ کا پیشہ اختیار کریں +

چین سے بیماروں کا پہلا بدرقہ جس میں ایک برٹش آفیسر، ۶۷ دیسی سپاہی، ۱۳۰۰ شاگرد پیشہ شامل ہیں جہاز کارنج میں ۱۰۔ نومبر کو کلکتہ پہونچیگا۔

افسوس کہ بخشی جیشی رام صاحب وکیل چیفکورٹ پنجاب جو کانگرس کے بہت بڑے حامی تھے ۳۰ اکتوبر کو لاہور میں انتقال کر گئے۔

جدید بندوقوں کے گم نہ ہونیکے متعلق دیسی فوج میں یہ قاعدہ مقرر کیا جائیگا کہ جس کمپنی کے کسی سپاہی کی بندوق چوری ہوجائے یا سپاہی لیکر بھاگ جائے تو تمام کمپنی سے اسکی قیمت یعنے ۵۰۰ روپیہ وصول کیجائیگی۔ اور بولٹ کے گم ہونیکی صورت میں ۷۵ روپیہ جرمانہ تمام کمپنی کو دینا ہوگا۔ پنجاب کی سرحدی فوج میں یہ قاعدہ پہلے سے جاری ہے۔ دیسی فوج میں بہت کم بندوقیں چوری جاتی ہیں۔ زیادہ تر نقصان گورہ رجمنٹوں سے ہوتا ہے

ماہ مارچ میں نوشہرہ کے متصل ایک بڑی مصنوعی جنگ ہوگی۔ جسمیں پشاور ڈویژن کٹ اور پنجاب کی سرحدی فوج کی رجمنٹیں شریک ہونگی۔

ٹراونکور۔ کوچین کی حدود کا مسئلہ جو بڑی دقت اور تکلیف کا موجب رہا ہے اب جلدی ہی طے ہونیکو ہے لیکن اس کے متعلق یہ کہکا بتایا جاتا ہے کہ دربار ٹراونکور کو مالگذاری کی بابت وہ معتدبہ رقم دربار کوچین کو دینی پڑیگی۔ جو اس نے خاص خاص اراضیات سے حاصل کی ہے جو اتنے عرصہ سے ٹراونکور کے پاس رہی ہیں اور اب کوچین کے قبضہ میں واپس چلی جائینگی۔

انڈین ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل بہادر نے اسمعاملہ پر توجہ فرمائی ہے کہ ڈاکخانہ کے سیونگ بنکوں میں ڈیپوزیٹروں (امانتاً روپیہ جمع کرنے والوں) کیطرف سے تمام حلقوں کے کرنسی نوٹ لے لئے جایا کریں۔ اور امید ہے کہ اسکی منظوری ہوجائیگی۔ بیانکیا جاتا ہے کہ سراڈورڈ لاس سے بھی وسیع تر سوال پر غور فرما رہے ہیں۔ وہ یہ کہ گورنمنٹ کرنسی نوٹ ملک کے ہر ایک سرکاری خزانہ سے بھنا جایا کریں

ہوم ڈیپارٹمنٹ کا اعلان نمبری ۶۳۴ مورخہ ۷۔ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء متعلقہ امراض متعدیہ جنکی روک نمناک سن کا کپڑا۔ چیتھڑے۔ ردی کاغذ۔ وغیرہ کا ہند کے خاص خاص طاعون زدہ مقامات سے منگانا بھیجنا وغیرہ قانوناً بند کیا گیا تھا۔ وہ جہانتک شہر کراچی (سندھ) اضلاع۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ (پنجاب) ضلع ناگپور (ممالک متوسط) سے متعلق تھا۔ منسوخ کر دیا گیا ہے۔

ہز ہائینس ٹہاکر صاحب والی گونڈل نے لارڈ کرزن کی خدمت میں بذریعہ تار کے التجا کی تھی کہ راجکوٹ جاتے ہوئے چند گھنٹے کیلئے اُن کے مہمان ہوں۔ لیکن ہز اکسلنسی نے بشکریہ اس درخواست کو نامنظور کیا۔

ایک پارسی مسمی دھنجی شاہ نوروجی ساکن کھیت وادی بمبئی ۱۸۔ اکتوبر کی شام کو اپنی بیوی مسمات شیرین بائی سمیت سورت میں آیا۔ اور اپنی خوشدامن کے گھر واقع پہلی پیٹھ میں ٹھیرا۔ میاں بیوی میں خانگی معاملات پر کچھ ان بن رہا کرتی تھی اور وہ ایک دوسرے سے بیزار تھے۔ اُسدن صبح کو بھی کوئی جھگڑا اٹھا۔ شیرین بائی نے ڈراوا دکھایا کہ میں زہر کھا مرونگی۔ تیسرے پہر خاوند اُسے مرزا سوامی سٹریٹ میں ایک بنگلہ پر لیگیا۔ جہاں پھر کسی بات پر انمیں تکرار ہوگئی۔ دھنجی نے شیرین کی ناک پر چاقو کے لگائے اور انگلیاں بھی کاٹیں۔ بعد ازاں اُسی چاقو سے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کرلی اس کے دو بچوں نے جو وہاں کھیل رہے تھے یہ سارا ماجرا اپنی آنکھوں دیکھا۔ اور چیخنے چلانے لگے شور سنکر پولیس آگئی۔ دھنجی کو مرا ہوا پایا۔ مگر بدنصیب عورت زندہ تھی۔ اُسے فوراً ہسپتال میں لیگئے اور مرہم پٹی کی۔ اب وہ خاصی اچھی ہوتی جاتی ہے۔

ہانگ کانگ اور مکاسر کے درمیان ایک برٹش سٹیمر بحری قزاقوں نے لوٹ لیا۔

مہاراجہ کپورتھلہ بالمورل گئے ہیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے کہ چاروں کمانڈ فکو مشقی کیمپ اور تعلیم کیلئے دو لاکھ روپیہ سالانہ دیئے جایا کریں

محکمہ جنگلات سیلون کا ایک افسر آجکل ہندوستان کی مشرقی ساحل کے بندرگاہوں کا دورہ کر رہا ہے۔ یہ دریافت کرنیکی غرض سے کہ آیا سیلون اور ان بندرگاہوں کے درمیان شہتیر اور جلانیکی لکڑی کی تجارت کھولی جاسکتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ جزیرہ مذکور میں شہتیر اور لکڑی کی بڑی بہتات ہے لیکن مقامی مانگ کوئی نہیں۔

سیکرٹری آف سٹیٹ کی تجویز ہے کہ امتحان داخلہ انڈین سول سروس کے ضوابط میں۔ مبادی علم کیمیا و فزکس کو فہرست مضامین سے نکالکر خفیف سی تبدیلی کر دیجائے کیمیا و فزکس کا اعلےٰ کورس البتہ رہنے دیا جائے یہ تبدیلی واقعی معقول ہے کیونکہ جو امیدوار سول سروس میں داخل ہونیکے وقت مبادی علوم مذکورہ بالا کا عبور نہ کر چکا ہو اسکے لئے تو ان دونوں کا بالکل چھوڑ دینا ہی بہتر ہوگا۔

پائونیر رقمطراز ہے کہ رائٹر نے یہ خبر کسیقدر دیر میں شایع کی کہ روس نے ہندوستان اور سیلون کو چار کی خریداری کے آرڈر بھیجے ہیں۔ کیونکہ یہ آرڈر ہفتوں پہلے سے آنے شروع ہوچکے ہیں اور چاء کی منڈی میں انکا اثر اگست سے نمودار ہونے لگا تھا۔

وکیل کے پچھلے اشو میں یہ خبر درج ہوچکی ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں عمر کی قید قایم ہونیوالی ہے اسکی وجہ انگریزی اخبارات یہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر بارہ تیرہ برس تک کے لڑکے انٹرنس پاس کرکے کالجوں میں داخل ہوجاتے ہیں۔ پس ماسٹر اور پروفیسر لوگ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ بساط سے زیادہ دماغی محنت کا انکے قوائے ذہنی و جسمانی وغیرہ پر کیسا زبوں اثر پڑتا ہوگا۔ اسی خیال سے الہ آباد یونیورسٹی میں انٹرنس کیلئے ۱۶ سال کی قید لگی ہوئی ہے۔ انگلش پبلک سکولز کے طلباء کی جسمانی حالت اور صحت ہندوستانی طالب علموں سے بدرجہا بہتر ہوتی ہے پھر بھی وہاں چودہ ۱۴ برس سے کم عمر کا کوئی لڑکا کالج کو نہیں بھیجا جاتا۔

سر انٹنی میکڈانل صاحب بہادر نے ایک تاکیدی حکم یہ جاری کیا ہے کہ تمام عہدہ دار گیارہ بجے عدالت میں آجاویں اور پانچ بجے عموماً اجلاس برخاست ہوجایا کریں۔ مجسٹریٹ ضلع کے پاس چونکہ بہت سے انتظامی کام ہوتے ہیں لہذا انکو اس قاعدہ سے مستثنےٰ رکھا گیا ہے لیکن تاکید ہے کہ وہ بھی حتی المقدور گیارہ بجے کچہری میں

آجایا کریں۔ اور اگر بعد کو خط و کتابت کا کام نکلے تو اسکو دفتر میں جاکر انجام دیں تاکہ افسران ماتحت کی پابندی اوقات کا کام کریں تمام خط و کتابت کا کام کھلی عدالت میں سب کے سامنے کیا جائے۔ سطح مرتفع کیلئے فیصلہ لکھنے میں اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے اجلاس کے دن مقرر کریں اور پابندی اوقات کی پابندی سے مستثنےٰ ہیں۔

مختلف خبریں

ہاؤس آف کامنس میں سب سے زیادہ ممبر قانونی پیشہ میں یعنی کل ۶۷۰ میں سے ۱۴۷۔ اور انمیں زیادہ تر کنسرویٹو ہیں +

فرانس میں ایک سال تک کے بچہ کو ٹھوس غذا کا کسی شکل میں دینا جرم ہے تاوقتیکہ کسی لایق طبیب نے تحریری نسخہ میں تجویز نہ کی ہو +

ریپورٹ ہوئی ہے کہ روس نے ایک فرمان شایع کیا ہے بدیں مضمون کہ اس نے منچوریا کا الحاق اس تاوان میں کیا ہے جو چین کے ذمہ بوکسروں کے مقام بلیگوشنسک اور دیگر مقامات پر حملہ کرنیکی وجہ سے عاید ہوتا ہے۔ یہ سرزمین (منچوریا) روسی نوآبادگاروں کے کام آئیگی +

برطانیہ کو صرف خشکی پر (۲۸۷۰۰) میل لمبی سرحد کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ یہ طول سرحد فرانس کی دوچند لمبائی سے بھی زیادہ ہے اور جرمنی و روس کی سرحدات کے طول کی نسبت سہ چند سے زیادہ اور ان ہر سہ ممالک کی سرحدوں کی مجموعہ سے کچھ ہی کم ہے +

نیوفونڈلینڈ کے ساحل بحر پر ۱۹ ستمبر کو ایک غضبناک طوفان آیا۔ بہت کچھ نقصان جان ہوا۔ کیپ برٹن کے قریب ۵۰ سکونروں میں سے کچھ غرق ہوئی کچھ کنارہ سے جا ٹکرائی۔ سو کشتیوں کا نقصان ہوا +

جنوبی افریقہ کے جنگ میں برٹش افواج کا کل نقصان جان ۲۰ ستمبر تک بجز ان بیمار سپاہیوں کے جو اسوقت ہمارے ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ چالیس ہزار دوسو ہوا بیماری سے جو مرے انکی تعداد مقتولین جنگ سے دوگنی ہے اور ۲۰ ہزار سپاہی اور بارہ سو افسر بیمار ہوکر گھر بھیجدیئے گئے +

جرمنی کے جو افسر مہم چین پر گئے ہیں انمیں سے ہر ایک کو ایک اعلیٰ درجہ کا سپرٹ لیمپ ملا ہے جو چند منٹ میں پرندوں وغیرہ کے کباب کر دیگا۔ برلن میں عمدہ اور نفیس اشیاء خوردنی کی کمیابی ہے قیصر جرمنی کے حکم سے افسر فنکی معرفت تمام عمدہ عمدہ کھانیکی چیزیں خریدی جارہی ہیں جو ٹین کے بکسوں میں بند کرکے جرمنی فوج مقیم چین کے لئے بھیجی جائینگی +

یورپ بھر میں سب سے زیادہ گنجان آباد ملک بلجیم ہے جہانکی آبادی ۲۲۴ آدمی فی مربع میل ہے اس سے دوم درجہ پر ہالینڈ کی ۱۵۲ فی مربع میل۔ برطانیہ کلان ۱۲۷۔ اٹلی ۱۱۱۔ جرمنی ۹۷۔ سوئٹزرلینڈ ۷۶۔ ڈنمارک ۵۸۔ سب سے گھٹکر روس اور سویڈن اور ناروی ہیں جنکی آبادی علی الترتیب ۳۱ و ۱۱ و ۶ فی مربع میل ہے

چونکہ ہزارہا آدمی میدان جنگ سے ایسے لوٹیں گے جو اپاہج ہوگئے ہونگے یا جنکی صحت کو ہمیشہ رہنے والا صدمہ پہونچا ہوگا۔ یہ تجویز ہوئی ہے کہ ایک "خاکی ایسوسی ایشن" قایم کیجائے اس انسٹی ٹیوشن کا مقصد یہ ہوگا کہ وہ تمام لوگ جنہوں نے جنوبی افریقہ میں خدمات انجام دی ہیں۔ آپسمیں اس امر پر اتفاق کریں کہ اپنے اپاہج ساتھیوں کی امداد کیجائے کیونکہ گورنمنٹ سے جو قلیل پنشن ملتی ہے وہ انکی ضروریات کیلئے کافی نہ ہوگی

فغفور ملک چین نے "ٹے یوان فو" میں جاکے پناہ لی ہے جو پیکین سے دوسو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ ایک قدیم تاتاری بستی ہے۔ چاروطرف ایک ہیبتناک دیوار سے گھری ہوئی ہے۔ محیط آٹھ میل ہے۔ یہ مقام اسوجہ سے مشہور ہے کہ چینی تواریخ میں ایک نہایت مشہور محاصرہ کا سین رہچکا ہے ۱۸۵۷ء میں ایک لاکھ فوج نے ہمکا محاصرہ کیا تھا۔ لیکن اہل قلعہ نے باوجودیکہ وہ قلیل التعداد تھے مہینہ بھر تک کامیابی کیساتھ مقابلہ کیا تھا اور مہینہ ختم ہونے پر خروج کرکے دھاوا مارا اور محاصرین کو بالکل غارت کر دیا جنکی نسبت کہتے ہیں کہ وہ میدان کارزار میں ساٹھ ہزار لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئی تھے +

جب متفقہ افواج یورپ پیکین کے ممنوع الدخل محل میں سی ہوکر بکامیابی کوچ کرچکی ہیں تو سولیمنوں کی ایک پارٹی کو جسمیں کئی سیفرونکی لیڈیاں اور چند مشنری شامل تھی۔ مقدس عمارات کے اندر جانیکی اجازت ملی۔ انکو چاہ بلائی گئی اور پھر اہل پارٹی نے ان محلوں کو اندر سے اچھی طرح دیکھا وزٹرونکو سب سے زیادہ حیرت یہ دیکھکر ہوئی کہ شاہی عمارات کے باہر سونا چڑھا ہوا ہے سیڑھیاں بھی عجیب قسم کی ہیں جو ایک ایک پتھر سے بنائی گئی ہیں اور انہی میں سے اژدھوں۔ شیرونکی مورتیں اور قیمتی گلدان اور دیگر زیبائش کی چیزیں تراشی گئی ہیں فغفور کا تخت فی نفسہ ایک مختصر سی تعمیر ہے اسکی چاروطرف چھوٹی چھوٹی چبوتریاں ہیں جنپر صندوقچے دھرے ہوئے ہیں۔ اور صندوقچوں کے اندر تحریری درخواستیں رکھی ہوئی ہیں۔ جو صرف مرنیکے بعد کھولی جاتی ہیں۔ شہنشین طلائی سامان سے آراستہ ہے +

ہیمبرگ کے بیڑہ جہازات میں پچھلے سال چالیس سٹیمروں کا اضافہ ہوا اور اب اسکے کل جہازوں کی تعداد چارسو چھتیس ۴۳۶ ہے +

تخمینہ کیا گیا ہے کہ امریکن سیاح ہر سال دو کروڑ پونڈ (تیس کروڑ روپیہ) یورپ کی سیاحت میں صرف کرتے ہیں۔

یورپ بھر میں صرف ناروی ایک ایسا ملک ہے جہانکی شرح اموات انگلینڈ سے کم ہے۔

جرمنی کا شہزادہ جرمنی بندرگاہ کیل کی بحری افواج کا امیر البحر مقرر ہوا ہے۔

انگلستان کی موجودہ پبلک بلڈنگس (عمارات فاہ عام) ۲۵ کروڑ پونڈ کی لاگت کی ہیں۔

ولایت میں اعضا مصنوعی کے ایک تاجر نے حساب کیا ہے کہ ۳ لاکھ انگلشمین اسوقت ایسے ہیں جنمیں سے بعضوں کے تو ایک ٹانگ نہیں ہے اور بعضوں کے دونو ندارد۔

جھیل مچیگن (واقع ضلاع متحدہ امریکہ شمالی) میں سے سال گذشتہ میں ۵۹۲۵۳ء۴ پیسے نمک نکلا ۹۸ء کی نسبت ۵۸۳۳۷ کی بیشی ہوئی۔

جنوبی افریقہ سے بوٹوں وغیرہ کی جو مزید مانگ آئی تھی انکی روانگی عنقریب ہونیوالی ہے۔

قطب شمالی کی تلاش میں اس صدی میں چار کشتیاں ضایع ہوئیں۔ دوسو جہاز تباہ ہوئے اور ڈھائی کروڑ پونڈ (۳۷½ کروڑ روپیہ) برباد گیا۔ یہ کچھ تو نقصان ہوا۔ اور پھر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔

موضع دیپائی پور میں پانچو نام ایک شخص کی عورت کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو معمولی مولود سے زیادہ وزنی اور مضبوط تھی۔ اسکے سر پر دو موٹی موٹی شاخیں اور پیشانی پر بڑی بڑی سرخ آنکھیں چمکتی ہوئی۔ زبان سیاہ تھی ناک مطلق ندارد تھی جگہ دوسوراخ تھے زور زور سے بیمارونکی طرح کراہتی تھی دو گھنٹے زندہ رہکر مرگئی ہزاروں آدمیوں نے اسے دیکھا۔ سید ابوالحسن صاحب جسکے علاقہ میں یہ لڑکی ہوئی وہ بھی اس واقع کی تصدیق کرتے ہیں۔

اخبار سٹینڈرڈ لکھتا ہے کہ کیبنٹ میں خواہ کیسے ہی تغیرات کیوں نہوں لارڈ سالسبری بہرحال فارن سیکرٹری اور وزیر اعظم رہینگے۔

روس نے ہندوستان اور سیلون کو چائے بھیجنے کیواسطے کثیر التعداد آرڈر دیئے ہیں کیونکہ بیمہ کی کمپنیوں نے انکار کر دیا ہے کہ ہم ان جہازونکا بیمہ نہیں لینگے جو چین میں تجارتی اغراض کیلیے جاتے ہیں اور چینی بنکوں نے کاشتکاران چائے کو پیشگی روپیہ دینے سے انکار کیا ہے۔

جاپان میں اب سے ہزار برس پہلے کی چھپی ہوئی ایک کتاب ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ اعلیٰ قسم کا ریشم اس زمانہ میں جاپان کے ۲۵ صوبوں میں ہوتا تھا۔

نیویارک اگر اب نہیں ہے تو جلدی ہی دنیا بھر میں برقی طاقت کا سب سے بڑا سنٹر ہو جائیگا کیونکہ "میٹروپولیٹن سٹریٹ ریلوے کمپنی" کا ارادہ ہے کہ ستر ہزار گھوڑوں کی برقی طاقت کا اہتمام کرے اسطرح "مین ہٹن الیویٹیڈ کمپنی ایک لاکھ گھوڑونکی طاقت رکھا کریگی۔ اور کل شہر میں ڈھائی لاکھ گھوڑونکی طاقت ہوگی

چین کے تازہ ترین اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ فیلڈ مارشل والڈرسی کے سٹاف میں جاپان کیطرف سے میجر جنرل فکوشیما شریک ہوگا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر پیکین میں دول یورپ کے درمیان کچھ جھگڑا قضیہ ہوا تو جاپان انگلستان کا ساتھی ہوگا۔

ایڈوکیٹ آف انڈیا کو اسکا نامہ نگار خلیج فارس سے لکھتا ہے کہ چینی مشکلات نے خلیج فارس میں روسیوں کی چستی و مستعدی پر ذرا بھی اثر نہیں کیا۔ انگریزون کا اور انکا مقابلہ حیرت انگیز ہے۔ اول الذکر تو چشم پوشی کرتے ہیں اور روسی ہیں کہ بدستور چالاکی اور پھرتی سے کام لے رہے ہیں۔ اپنی کسی بیہودگی سے باز نہیں آتے اور فارس جیسے ڈھلمل یقین گاہک کی بات چیت کو کم گردانتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اہل فارس کو یا تو اُن (روسیوں) کی دوستی منظور کرنی پڑیگی یا دشمنی۔ اور کوئی درمیانی حالت نہیں۔ روسیوں کی ایک پارٹی اسوقت بندر عباس میں ہے اور پیمایش اور ریل کا رستہ بنانے میں نہایت مصروف ہیں۔

مارکوئس آف لینسڈون سابق گورنر جنرل ہند بجائے مارکوئس آف سالسبری کے غالباً وزیر صیغہ

اسلامی خبریں

فہرست نہ چندہ حجاز ریلوے جو میاں غلام نبی حبیب اللہ صاحبان تاجران شال امرتسر کو وصول ہوا

میزان مبلغ ۲۷۰ اخبار وکیل مطبوعہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۰ء ۱۰ر

از سید غلام محی الدین صاحب ہیڈ ماسٹر نور محل بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۰ء ۸ر

از مولوی احمد علیصاحب بٹالوی ۱۵ر

از مولوی دوست محمد صاحب۔ علاقہ جاورہ ۱۲ر

میزان بعایتہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۰ء ۳ر

مصر میں محطر زگان ہند کے چندہ میں ۱۵ پونڈ ۸۵ قرش اور جمع ہوئے۔

حسنی پاشا رئیس انشاآت بحریہ و ممبر کمیٹی چندہ حجاز ریلوے نے موجودہ چندہ میں سے ۱۶۲۰ قرش دیئے۔

چندہ حجاز ریلوے کی مد میں دیار بکر سے ۸۸۹۴ قرش۔ ولایت بروصہ سے ۱۲۵۱۴۰ قرش۔ ولایت قونیہ سے ۴۴۴۳ قرش۔ ضلع اذمید سے ۴۶۰۰ قرش۔ اور ولایت قونیہ سے اور ۲۱۰۸۷۶ قرش وصول ہو چکے ہیں۔ مذکورہ بالا چندہ میں ضلع بیغا سے ۳۰۰۰۰۰ قرش۔ ضلع قدس سے علاوہ ۴۵۰۰۰ قرش سابقہ کے اور ۹۰۰۰۰ قرش۔ اور ولایت اشقودرہ سے ۴۰۰۰۰ قرش جمع ہو جانیکی امید ہے۔

ولایت سیرورہ میں عام چندہ سے ایک فوجی چھاؤنی کی بنیاد ڈالی گئی ہے جسکا بنیادی پتھر حضرت خلافت پناہی کے نام پر رکھا گیا ہے

ولایت ادرنہ سے محطر زگان ہند کی امداد کمیٹی کو جو قسطنطنیہ میں قایم ہے ۵۷۰۰ قرش وصول ہو چکے ہیں

بغداد میں وہاں کے ایک رئیس عبدالجبار بیگ نے دیگر رؤسا معززین شہر کو شریک کر سرمایہ ایک کمپنی قایم کرنیکی تحریک کی ہے۔ یہ کمپنی بغداد سے شام تک گھوڑے گاڑیوں کے ذریعے سے سفر کا انتظام کریگی۔ اگر یہ گاڑی کمپنی تیار ہو گئی تو بغداد سے قسطنطنیہ جانیوالوں کو بہت آرام ہو جائیگا اور صرف چند روز میں قسطنطنیہ پہنچ جایا کرینگے۔

خلافت پناہی نے حکم دیا ہے کہ چار سو سپاہیوں کا ایک اور دستہ حجاز ریلوے پر ٹی کے کام کی درستی کے لئے بھیجا جائے۔

مصر میں چندہ حجاز ریلوے کے متعلق جو ۴۲۸ پونڈ مصری اور ۶۵ قرش وصول ہوئے تھے وہ انگریزی بنک کے ذریعے سے نظارت داخلیہ میں پہنچ گئے۔ جس نے اس رقم کو کمیٹی چندہ حجاز ریلوے کے حوالہ کر دیا۔

گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے مولوی غلام مجتبیٰ صاحب کو الہ آباد ہائی کورٹ کا گورنمنٹ پلیڈر مقرر فرمایا ہے۔ مولانا موصوف الہ آباد ہائیکورٹ کے ایک سرکردہ وکیل ہیں اور اپنے کام میں اچھی مہارت رکھتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف و میز گورنمنٹ کو یہ تقرر مبارک ہو!

حضور نظام نے حسب ذیل حکم جاری فرمایا ہے "نہایت افسوس ہے کہ محمد ابوالحسن خان شوکت جنگ صمام الدولہ بہادر نے بلا وجہ معقول کے ایسے معاملات میں دخل دیا ہے جن سے انکو کچھ تعلق نہ تھا۔ انہوں نے کرنیل بارکر کے نام چند شرمناک اور نازیبا چٹھیاں بھیجنے میں نہایت غیر مناسب طریق اختیار کیا ہے۔ ان خطوط میں میرے چند ذی مرتبہ امراء و شرفاء کے برخلاف اتہام لگائے ہیں اور نیز میرے اور رزیڈنٹ کے متعلق غلط بیانیاں کی ہیں میری رعایا میں کسی ایسی حرکت کا سرزد ہونا ملبوسات کے دربار کی بیوقعتی کا موجب ہے۔ چونکہ حیدرآباد میں اس قسم کی دریدہ بدمعاشی کچھ عرصہ سے ترقی پر ہے۔ لہذا یہ ضروری ہوا کہ صمام الدولہ بہادر کو ایسی سزا دیجائے جو دوسروں کے لئے عبرت کا کام دے چنانچہ وہ اپنے عہدۂ مرفع خاص سے برطرف کئے گئے۔ اور اگر صیغۂ دیوانی میں بھی وہ کسی عہدہ پر ہوں تو اس سے خود بخود برطرف اُن کا خطاب خان بہادر شوکت جنگ صمام الدولہ بھی چھینا گیا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے تئیں اس عہدہ کے لائق ثابت نہیں کیا۔ اگرچہ انکی خطا تو سزائے قید کی مستوجب تھی۔ لیکن محض اُن کے کنبہ پر رحم کھا کر اور اُن کے اباواجداد کی خدمات کو ملحوظ رکھکر ملبوسات نے ایسی سزا دینے سے درگذر کیا۔

افسوس۔ کڑپہ ضلع الہ آباد کے رئیس اعظم اور ایک نیک نہاد بزرگ مولانا شیخ کمال احمد صاحب ۲۶ جمادی الثانی شب یکشنبہ کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے خدا جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بغداد میں ایک مسجد کے از سر نو تعمیر کئے جانیکا حکم ہوا ہے۔ اس مسجد میں ایک مرحوم فاضل محمد عاقو کی مزار ہے یہ بزرگوار مدرسہ مستنصریہ کے مدرس تھے جو کسی زمانہ میں تمام علوم و فنون کا مخزن تھا۔ مسجد مذکور مرور زمانہ کی وجہ سے بہت شکستہ ہو گئی تھی اور کمی آمدنی وقف کی وجہ سے درست نہیں ہو سکتی تھی تخمینہ کیا گیا ہے کہ اسکے از سر نو تعمیر ہونے میں ۷۸۹۰۰ قرش صرف ہوگا جو خزانہ سلطانی سے دیا جاویگا۔

ٹرکی میں بھی منی آرڈر کا طریقہ جاری کر دیا گیا ہے۔

خدیو المکرم کے حرمسرائے معلی میں ۲۹ ستمبر کو دختر تولد ہوئی۔ نام لطیفہ نام رکھا گیا۔ خدیو کی چار لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔

گذشتہ ہفتہ کو لاہور کی بادشاہی مسجد میں انجمن مستشار العلماء کا جلسہ بصدارت پیرزادہ محمد حسین خانصاحب ایم۔ اے۔ ایڈیشنل سشن جج لاہور منعقد ہوا۔ اتوار کو دوپہر کے بعد رسم افتتاح کتب خانہ پریزیڈنٹ صاحب کی طرف سے عمل میں آئی۔ اور مبلغ چار سو روپیہ (یعنی) چندہ ہوا۔ لیکچرار لوگوں میں سے پنجاب کے منتخب علماء تھے۔ اس انجمن کے آنریری سیکرٹری مولوی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورینٹل کالج مقرر ہوئے ہیں۔

جامع ازہر کے بعض فاضل طلباء نے کچھ کتابیں کتب خانہ جامع ازہر کو بتقریب جوبلی خلافت پناہی یہ عبارت لکھکر ہدیۃً دی ہیں۔ "یہ تحفہ حضرت امیرالمومنین سلطان المعظم کی تقرری جوبلی کی یادگار میں دیا جاتا ہے"۔

غازی احمد مختار پاشا معتمد دولت عثمانیہ اور لارڈ کرومر معتمد دولت انگلشیہ مصر پہنچگئے استقبال بڑی دھوم دھام سے ہوا

ٹرکی گورنمنٹ نے پورٹ سعید سے قسطنطنیہ موقوف کر دیا ہے۔ اور اسکندریہ میں بجائے دس روز کے ۴۸ گھنٹہ کا قرنطینہ رہنے دیا ہے عنقریب یہ بھی موقوف ہو جائیگا کیونکہ کچھ عرصہ سے سکندریہ میں کسی بیماری کا اندیشہ نہیں رہا۔

ٹیونس کے اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ پچھلے دنوں وہاں دو باران کا سخت طوفان آیا۔ کچھ دیر پتھروں کی بارش ہوئی۔ بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سے لوگ الامان والحفیظ پکار رہے تھے تین دن رات لگاتار بارش ہوتی رہی۔ اگر ایک آدھ روز اور بھی جاری رہتی تو سخت تباہی و بربادی کا اندیشہ تھا۔

مسلمانان سنگاپور کی درخواست منظور فرما کر خلافت پناہی نے وہاں عطاء اللہ آفندی سابق مدیر مکتب حمیدی کو کونسل مقرر فرمایا ہے۔

فرانس کے پریسیڈنٹ چیمبر آف ڈیپوٹیز نے پچھلے دنوں آستانہ علیہ میں حضرت خلافت پناہی سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اور قصر یلدیز میں اعلیحضرت کے مہمان رہے سلطان المعظم کی طرف سے انکو ایک پرتکلف دعوت دیگئی جسمیں بہت سے وزراء اور ارکان دولت موجود تھے۔ رخصت کے وقت خلافت پناہی نے پریسیڈنٹ موصوف کو تمغۂ عثمانی مرصع عطا فرمایا اور وہ نہایت تشکر و امتنان کے ساتھ وہاں سے رخصت ہوئے۔

سید شاہ غلام مصطفےٰ صاحب بلخی کی سعی و کوشش سے موضع ضلع پٹنہ سے ۴۰ر حسب ذیل چندہ حجاز ریلوے کے لئے جمع ہوا ہے حضرت سید شاہ غلام مظفر صاحب بلخی سجادہ نشین عصر۔ شیخ بشارت حسین صاحب عصر۔ شیخ مہر علیصاحب عصر۔ شیخ دوست علیصاحب عصر۔ شیخ سبحان علیصاحب عصر۔ شیخ محمد جان صاحب عصر۔ خان محمد خاں صاحب عصر۔ شیخ امداد صاحب ۸ر شیخ وزیر علیصاحب ۸ر۔ شیخ میر علیصاحب ۴ر۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء

تر دولی ضلع بارہ بنکی میں مسلمانوں نے سنہ ۱۹۰۰ء سے ایک مدرسہ دینی تعلیم کے لئے قایم کیا ہے

چیوٹ ضلع جھنگ سے بہت سے آدمی حج کو جانیوالے ہیں پاسپورٹ بھی ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ سے منگوالئے گئے ہیں۔

۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء بروز یکشنبہ کو جلسہ تقسیم انعام مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ہوگا۔

کسی تکلیف دہ گٹھیہ کو دور کرنیکے لئے۔ پہلے گٹھیہ کو نرم کرنیکے لئے گرم پانی میں تر کر کے پھر جہاں تک ہو سکے اُسے چھیل کر اُتار دو مگر خون نہ نکلے اور پھر چیمبرلین کی پین بام

Chamberlain's Pain-Balm,

دن میں دو دفعہ لگایا کرو اور ہر دفعہ لگانیکے بعد پانچ منٹ تک خوب زور سے ملو جوتی کی رگڑ سے بچانیکے لئے گٹھیہ پر کارک پلاسٹر لگائی رکھنا چاہیے۔ موچ چوٹ۔ لنگڑاپن۔ اور وجع مفاصل کے لئے عام طور پر پین بام منیظر ہے۔

یہ دوا شیخ فیروز الدین انگریزی دوا فروش امرتسر سے مل سکتی ہے

نوٹ

قانون ڈاک کے بموجب اخبارات پر محصول ڈاک نہیں لگتا۔ اور اخبار کے ساتھ اگر کوئی چٹھی ہو تو اس پر بھی محصول ڈاک لگتا ہے۔ اور اخبار کے ساتھ اگر کوئی چٹھی ہو تو اس پر بھی محصول ڈاک لگتا ہے۔ اور اخبار کے ساتھ اگر کوئی چٹھی ہو تو اس پر بھی محصول ڈاک لگتا ہے۔

متفرق خبریں

مولوی محمد حسین صاحب منشی کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ کی منشی کی ۹۲ روپیہ کی حوالگی کا حال معلوم نہیں ہوا۔ اگر آپ نے رسید بھیجی ہو تو مطلع فرماویں۔

منشی مولوی محمد حسین صاحب ایم اے پیشہ زادہ مولوی محمد حسین صاحب منظوم ڈپٹی کلکٹر لاہور اردو زبان میں منظوم سوانح عمری سرسید مرحوم شائع کر رہے ہیں۔ پیشگی قیمت ۲ روپیہ ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب ایم اے پیشہ زادہ مولوی محمد حسین صاحب منظوم ڈپٹی کلکٹر لاہور اردو زبان میں منظوم سوانح عمری سرسید مرحوم شائع کر رہے ہیں۔ پیشگی قیمت ۲ روپیہ ہے۔

خبر وفات و تعزیت

مولوی عبدالحق صاحب مکاشف علمائے حال مقیم حیدرآباد دکن کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف کو تعزیت کے خطوط بھیجنے کا پتہ یہ ہے۔ مولوی عبدالحق صاحب مکاشف علمائے حال مقیم حیدرآباد دکن۔

مولوی عبدالحق صاحب مکاشف علمائے حال مقیم حیدرآباد دکن کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف کو تعزیت کے خطوط بھیجنے کا پتہ یہ ہے۔ مولوی عبدالحق صاحب مکاشف علمائے حال مقیم حیدرآباد دکن۔

ہر قسم کے امراض مزمنہ و موذیہ شرطیہ دوائیں بذریعہ وی پی حاصل کیجئے

بہترین حکیم، طبابت و جراحی میں ماہر، ۱۵ سالہ تجربہ، ہر قسم کے امراض کی شرطیہ دوائیں بذریعہ وی پی روانہ کی جاتی ہیں۔ مفت مشورہ دیا جاتا ہے۔ ہر قسم کے زخم، ناسور، بواسیر، فسٹولا، آپریشن، ہائیڈروسیل، ہرنیا، ہائیڈروسیل، ہرنیا، ہائیڈروسیل، ہرنیا

مطبوعہ ۵ نومبر ۱۹۰۰ء

وکیل نمبر ۳۲ جلد ۶

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب سنسٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دہند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبارہ۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خواص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال کے لئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ (تین روپیہ) خالص ممیرنی شاہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیری کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے:

المشتہر۔ پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ (پنجاب)

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا دہندہ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آن سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیادی شی نہیں ہے۔ اسلئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اسلئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیری کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر دی۔ ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی۔ ایم۔ ایس۔ سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ امرتسر۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسماۃ مریضہ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانہ نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے۔ اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگہ بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ اون اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں۔ صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس نے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دہند غبار اور کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لعل گھوسی سنگھ بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ۔ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی

تازہ سندات

قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ویٹرینری کالج لاہور۔

پانچہزار روپے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردی تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپا